روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
ہفتہ 30 جولائی 2005ء 22 جمادی الثانی 1426 ہجری 30 وفا 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 171

ہم تو ہر بات کی تصدیق کرتے ہیں

آنحضرت ﷺ نے ایک بدو سے گھوڑے کا سودا کیا اور رقم لینے کیلئے گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ اعرابی نے گھوڑے کی قیمت بڑھا کر دوسروں کو فروخت کرنے کی کوشش کی۔ جب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ تو میں خرید چکا ہوں تو اس نے انکار کر کے کہا کوئی گواہ لاؤ۔ حضرت خزیمہؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس طرح گواہی دی تو انہوں نے کہا ہم تو آپ کی ہر بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے اسی وقت سے خزیمہؓ کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی۔

(مسند احمد جلد5ص215حدیث نمبر 20878)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ (۔)

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ (۔) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔

ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

(سیکرٹری تبرکات کمیٹی دفتر نظارت تعلیم
ٹیلی فون:0092-4524-212473)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹر تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 348)

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی (متوفی 25 اگست 1957ء) صاحب بصیرت اور نکتہ رس بزرگ اور مسیح الزماں کے عشاق میں سے تھے آپ کے قلم سے بعض چشم دید روایات زینت قرطاس ہیں۔ آپ کا انداز تحریر اور اسلوب نگارش ایسا پیارا سادہ اور دلنشین ہے کہ فرستادہ حق کے دلکش شمائل و اخلاق کا ہو بہو نقشہ کھینچ دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود اس عہد زریں کی یاد سے ہمیشہ تڑپ جاتے تھے۔

وہ شمع رو کہ جسے دیکھ کر ہزاروں شمع
بھڑک اٹھی تھیں بسوز ہزار پروانہ
وہ جس کے چہرہ سے ظاہر تھا نور ربانی
ملک کو بھی جو بناتا تھا اپنا دیوانہ
کہاں ہے وہ کہ مَلوں آنکھیں اس کے تلووں سے
کہاں ہے وہ کہ گروں اس پہ مثل پروانہ

(الفضل یکم جنوری 1933ء)

ضبط نفس کا ناقابل تسخیر قلعہ

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب فرماتے ہیں:۔

"غالباً 1893ء کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود دہلی کے سفر سے مع اہل وعیال امرتسر تشریف لائے۔ حضور نے شیخ نور احمد صاحب کے مکان پر قیام کیا............

امرتسر میں حافظ عبدالرحمان صاحب سیاح امرتسری بھی ہوتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتلایا کہ حضرت مرزا صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تو میں بھی حاضر خدمت ہو گیا۔ وہاں کچھ چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اور کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ حضور جب تشریف لائے تو محمد یوسف صاحب ضلعدار ایک خواب سناتے رہے۔ جس میں قادیان کا بھی ذکر تھا۔ میں حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ اتنے میں ایک سقہ جو غزنویوں کا مرید تھا۔ آیا۔ اس نے گستاخی سے حضور کو مخاطب کیا۔ اور کہا کہ تم نے دین کو برباد کر دیا۔ اور اس نے بہت سی یاوہ گوئی کی۔ جس سے غیر احمدی شرفاء کو بھی اس کی اس بے ہودگی پر تکلیف محسوس ہوئی۔ انہوں نے اس کو دبانا چاہا۔ آپ نے ان کو منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ مولویوں نے اسے بہکایا ہے۔ اسے چھوڑ دیں۔ اس کا کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ میں اس وقت نوجوان تھا۔ اور مجھے اس وقت سخت حیرانی تھی کہ حضرت اقدس کس طرح اس کی اس قسم کی باتیں برداشت کر رہے ہیں۔ میں حضور کی نرمی اور قوت ضبط کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔"

(الحکم 28 اگست 1935ء)

میں مذہب کا زندہ نمونہ ہوں اور خدا تک پہنچا سکتا ہوں

"لاہور میں جس مکان میں حضور قیام فرما تھے وہاں مشن کالج کے لوگ بھی آیا کرتے تھے اور کالجوں کے طلبہ بھی کثرت سے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کوئی تقریر فرمائیں تا کہ آپ کی زیارت بھی ہو سکے اور لوگ آپ سے فیض یاب بھی ہو سکیں فرمایا

دنیا میں واعظ اور لیکچرار کثرت سے ہیں۔ ہر مذہب کے لوگ اپنی طرف دعوت دیتے ہیں مگر مذہب کے اصطلاحی معنی اس راستے کے ہیں۔ جو خدا تک پہنچنے والا ہو۔ سب کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب ایک ایسی راہ ہے جو خدا تک پہنچتی ہے۔ چنانچہ میرا بھی یہی دعویٰ ہے۔ کہ (۔) ہی خدا تک پہنچانے والا ہے۔ ہر مذہب وملت کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں میں ان سے سوال کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو یہاں کھڑے ہو کر بیان کرے کہ وہ اپنے مذہب پر چل کر خدا تک پہنچ گیا ہے مذہب کے راستے کے متعلق ایک مثال بیان فرمائی۔ کہ جس طرح میانمیر کو لوگ جانے والے ہوں۔ اور وہ میانمیر کی راہ پوچھیں۔ اور لوگ انہیں مختلف راہیں بتلائیں۔ مگر صحیح راہ وہ ہی ہو سکے گی جس پر چل کر کوئی میانمیر کے دروازہ تک پہنچ جائے۔ یا کم از کم میانمیر کے درخت و مکانات وغیرہ ہی نظر آ جائیں۔ اور اسے میانمیر کی معرفت حاصل ہو جائے اور اگر کوئی جماعت باوجود اس کے چلتی رہے اور میانمیر نہ پہونچے تو وہ یقیناً سمجھ لے گی کہ ہم غلط راہ پر ہیں۔ ورنہ میانمیر پہونچ جاتے۔ مگر بعض ہٹ دھرم یہ خیال نہیں کرتے اور غلط راہ پر ہی چلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اب لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں جس مذہب کی (۔) کرتا ہوں میں اس مذہب پر چالیس یا پچاس یا ساٹھ سال تک چل کر خدا تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ اور یہ کہ میں ایک زندہ گواہ ہوں اس بات کا کہ یہ مذہب سچا مذہب ہے مگر کوئی نہ اٹھا۔ فرمایا:۔

بے شک یہی سوال تم مجھ پر کرو گے مگر یقین رکھو میں مذہب کا زندہ نمونہ ہوں۔ اور اگر کوئی شخص مذہب کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔ تو میں اسے خدا تک پہنچا سکتا ہوں۔

اور اگر تم میں سے کوئی صاف دل ہو کر چالیس دن میرے پاس رہے۔ تو اسے حق الیقین کے طور پر خدا کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس طرح ہلال دکھانے کے لئے کسی کی توجہ ہر طرف سے ہٹا کر ہلال کی طرف متوجہ کی جاتی ہے اس طرح آپ میں سے میری صحبت میں آنے والے کو تمام علائق لغو سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔

دعاؤں کی حکمت

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ایک دن میں نے مغرب کی نماز مرزا ایوب بیگ صاحب کے ڈیرے پر پڑھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی وہیں تھے۔ مرزا ایوب بیگ صاحب کی نماز الصلوٰۃ معراج المومن" کا رنگ رکھتی تھی۔ وہ جب نماز پڑھتے تھے۔ تو دنیا کے خیالات سے لاپرواہ ہوتے اور ان کی آنکھوں سے آنسو گرا کرتے تھے۔ اس دن انہوں نے غیر معمولی طور پر لمبی نماز پڑھی ہے۔ نماز کے بعد سب لوگ بیٹھ گئے تو ان سے پوچھا گیا۔ کہ آج نماز تو آپ نے بہت لمبی پڑھی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ پہلے تو آپ نے نہ بتلایا۔ مگر اصرار پر کہا کہ جب درود پڑھنے لگا تو مجھے کشف ہوا کہ.........ایک پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں۔ اور دعا مانگ رہے ہیں۔ آپ نے عربی الفاظ بھی بتلائے۔ اور دعا کا ترجمہ بھی بتلایا **جس کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا میری امت کو ضلالت سے بچا۔ اور اس کی کشتی کو پار لگا۔ میں اس دعا کے ساتھ آمین کہتا رہا پھر میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہیں ....پس جب حضرت مسیح موعود نے دعا ختم کی۔ تو میں نے بھی نماز ختم کر دی۔**

میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کی کہ مرزا ایوب بیگ صاحب بہت بیمار ہیں۔ حضور ان کے لئے کوئی خاص دعا فرماویں۔ فرمایا مجھے ایوب بیگ کے لئے بڑی تڑپ ہے۔ کہ میں ان کے لئے خاص دعا کروں۔ کئی دفعہ میں نے ان کی خاطر نماز شروع کی ہے مگر نماز کے بعد ان کا خیال آتا ہے نماز میں یاد ہی نہیں رہتے۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ ان کے آخری دن ہیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔

(الحکم 28 اگست 1935ء)

ع
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پیار کی جوت جگاتا جا!

تن من ہی جب ہار چکے، تکرار کریں پھر کیسے یار
ہم تو پیار کا موسم مانگیں جو چاہے وہ دے دے یار

ہر نیناں سے نین ملائے، ہر دل کو دلدار کیا
جگ ماہی کی خاطر ہم نے جگ سارے سے پیار کیا

یار رشید، اس پیاسے بن میں ساون گیت سناتا جا
پیار کی جوت جگاتا جا اور دیپ سے دیپ جلاتا جا

باقی اس کا کام وہ کیسے اپنا قول نبھاتا ہے
برق گراتا ہے دشمن پر یا کنکر برساتا ہے

رشید قیصرانی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت چار روپے

خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کو خداتعالیٰ کا پیار حاصل ہوجائے

جلسہ ہائے سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بعض دعائیں

اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں، دعاؤں میں اپنا وقت خرچ کریں

مرتبہ: انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی خلافت کے پہلے مرکزی جلسہ سالانہ (ربوہ) پر احباب جماعت کو مخاطب کرکے ایک خوشخبری کا اعلان کیا کہ

’’میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔‘‘ (خطاب فرمودہ 19 دسمبر 1965ء)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ پاکیزہ طریق اختیار فرمالیا تھا کہ قرآن کریم اور احادیث میں بیان کردہ دعاؤں کا خلاصہ نہایت خوبصورت اور سلیس اردو الفاظ میں اپنے افتتاحی خطاب میں بیان کردیتے تھے۔ بعض مسنون دعاؤں کا نہایت احسن مفہوم آپ نے اردو میں بیان فرمایا۔ چنانچہ آپ کے 1975ء تک کے افتتاحی خطاب ’’جلسہ سالانہ کی دعائیں‘‘ کے عنوان سے آپ کی زندگی میں ہی شائع ہوگئے تھے۔

اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بعض دعائیں (جو مسنون عربی دعاؤں کا بہترین مفہوم ہیں) پیش کی جارہی ہیں۔

ہماری دعائیں سورۃ فاتحہ سے شروع ہوتی ہیں ...... ہمارا اللہ رب العالمین ہے، ہمارا اللہ رحمٰن ہے، ہمارا اللہ رحیم ہے۔ ہمارا اللہ مالک یوم الدین ہے اور ہمیں یہ حکم ہے کہ ...... اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور پھر ...... ان صفات کے جلوؤں کے نتیجہ میں انسان کو بہت سی طاقتیں اور استعدادیں حاصل ہوتی ہیں اس لئے ...... خدا سے یہ دعا کرو کہ اے خدا جو قوتیں اور استعدادیں تو نے دی ہیں انہیں احسن اور بہتر رنگ میں استعمال کرنے اور ان استعدادوں سے پورا فائدہ اٹھانے کی ہمیں توفیق عطا کر (پھر چونکہ انسان بہت سی ترقیات کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے) ...... اے خدا جو کچھ تو نے دیا ہے اس سے جب ہم پورا فائدہ اٹھالیں تو وہ ہماری آخری منزل تو نہیں ہے اس کے بعد مزید منزلوں نے آنا ہے پس ان کے لئے جن جن استعدادوں اور قوتوں کی ہمیں ضرورت ہو وہ عطا کر اور اپنے صراط مستقیم پر ہمیں قائم کردے اور اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل کرلے‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1975ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا کا ترجمہ:۔

اے میرے اللہ! میرے نائبین اور میرے خلفاء پر رحم کر جو میرے بعد آئیں گے اور میری باتیں اور میری سنت دنیا کے سامنے بیان کریں گے اور میری باتیں اور میری سنت ہی دنیا کو سکھائیں گے۔

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1975ء)

’’اے میرے اللہ! میری خطا اور میری نادانی اور کاموں میں اسراف معاف فرما اور ان باتوں کو بھی جن کو تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے میرے اللہ! میری دانستہ اور نادانستہ، میری سنجیدہ اور ناسنجیدہ ہر قسم کی لغزشوں کو معاف فرمادے۔ اے میرے اللہ! جو مخفی اور ظاہر خطائیں مجھ سے سرزد ہوگئیں یا آئندہ ہوں گی ان سے درگزر فرما۔ الٰہی تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر ایک عمل پر قادر ہے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1975ء)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے اس دعا کے ایک حصے کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اے میرے اللہ! میرے اعمال کے بدنتائج سے مجھے محفوظ رکھ اور میری خطاؤں کے نتائج سے بھی۔ میں اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کوئی کام جو کرنا ہو نہ کروں یا کوئی کام جس حد تک مناسب تھا اس سے زیادہ کربیٹھوں اور جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو اس کے نتائج سے بھی محفوظ رکھ۔ اے اللہ! اگر کوئی بات میں بے دھیان کہہ بیٹھوں یا متانت سے کہوں غلطی سے کہوں یا جان کر کہوں اور یہ سب کچھ مجھ سے ممکن ہے۔ پس تو ان میں سے اگر کسی فعل کا نتیجہ بد نکلتا ہو تو اس سے مجھے محفوظ رکھیو۔

(بحوالہ سیرۃ النبیؐ مؤلفہ حضرت مصلح موعود)

’’اے میرے اللہ! میرے دل کو اپنے نور سے بھر دے۔ میری زبان کو حسن بیان عطا کر، میری آنکھوں کو نور بصیرت اور نور بصارت دے اور مجھے حسن سماع کی توفیق عطا کر۔ میرے دائیں اور میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے نور ہی نور پیدا کردے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے نور ہی نور ہو۔ میری روح کی گہرائیوں میں تیرا نور ہی موجزن رہے۔ مجھے بے حد نور عطا کر۔‘‘ (جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1975ء)

اے ہمارے رب! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نوع انسانی کے لئے ایک کامل نور بنا کر بھیجا۔ تو نے اس نور سے ہمیں بھی حصہ دیا۔ اپنی رحمت اور فضل سے۔ اے خدا اس نور کو ہمارے لئے مکمل کر تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1980ء)

’’اے ہمارے رب! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے۔ کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کردیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا۔ کوتاہی پر کوتاہی، اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سن اور (دین) کے ناشکرے منکروں کے خلاف ہماری مدد کو آ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے ہمارے رب! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کے برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثبات قدم عطا کر، ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور اپنے اور (دین) کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کردے۔‘‘

(جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1968ء)

اے میرے اللہ! ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمیں گناہوں سے روک دے اور اپنی وہ فرمانبرداری عطا کر جس کے ذریعہ سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچادے اور وہ یقین عطا کر جو دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان کردے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کان، آنکھ اور دوسری قوتیں سلامت رہیں اور ہماری نسلیں بھی تیری ان عنایات کی مستحق ٹھہریں اور جو ہم پر ظلم کرے ہماری طرف سے تو ہی ان سے انتقام لے اور جو ہم سے دشمنی کرے ان کے خلاف ہماری مدد کر اور ہمارے دین کے بارہ میں ہم پر کوئی مصیبت نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنا اور ہم پر کوئی ایسا شخص مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1975ء)

’’اے ہمارے رب! ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں اپنی مخلوق کے لئے رحمت کے جذبات پیدا کر اور اے ہمارے مولا ہمیں آزادی اور کامیابی کا رستہ دکھا۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1980ء غیر مطبوعہ)

’’اے ہمارے رب! کون کسی کا ہوتا ہے۔ ہم تیرے نالائق مزدور، دنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں مگر ہیں تو تیرے۔ اے ہمارے رب! تو بہتر جانتا ہے کہ کس چیز میں ہماری بھلائی ہے۔ پس تو جو کچھ بھی بھلائی کا سامان ہمارے لئے کرے ہم اس کے محتاج ہیں‘‘۔

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1980ء غیر مطبوعہ)

اے ہمارے رب! ہم تمام دوسرے ارباب سے توبہ کرتے ہوئے تیری طرف لوٹتے ہیں۔ انسان نے بہت سے ارباب بنالئے۔ اپنے حیلوں اور دغا بازیوں پر اسے بھروسہ ہوگیا۔ اپنے علم یا قوت بازو کا انہیں گھمنڈ، اپنے حسن یا مال و دولت پر انہیں فخر۔ اسی طرح کے ہزاروں اسباب ہیں جو ان کی زندگیوں کے ساتھ بطور ارباب کے لگے ہوئے ہیں۔ اے خدا! ہم نے ان سب ارباب کو ترک کیا۔ ان سے بیزار ہوئے۔ اے واحد لاشریک، سچے اور حقیقی رب! ہم تیرے حضور سرنیاز کو جھکاتے ہیں۔ اے خدا! ہماری دعاؤں کو سن اور ہماری مرادوں کو پورا کر اور اپنے وعدوں کو جو اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری زندگی میں ہمیں دکھا۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1980ء غیر مطبوعہ)

ہم دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ کو شروع کرتے ہیں۔ ہم دعائیں کرتے ہوئے اس جلسے کے ایام کو گزارتے ہیں اور دعاؤں پر اس جلسہ کو ختم کرتے ہیں ...... سب سے بڑی اور اہم دعا ...... ہماری ذمہ واری کے لحاظ سے وہ یہ ہے کہ ہم نوع انسانی کے لئے دعا کریں۔ بھٹک گیا انسان۔ اپنے پیدا کرنے والے رب کریم سے دور چلا گیا انسان، اسے بھول چکا انسان، جس غرض کے لئے جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا، وہ مقصد ہی اسے یاد نہیں رہا۔ دعائیں کریں کہ انسان جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا اس مقصد کو سمجھنے لگے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف واپس آئے۔ ایسی راہوں کو اختیار کرے کہ جو اس دوری کو قرب میں بدلنے والی ہوں جو خداتعالیٰ کے غضب کو اس کے پیار میں تبدیل کرنے والی ہوں۔ ان راہوں کو وہ اختیار کرے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1979ء غیر مطبوعہ)

”ہماری یہ دعا ہے کہ حضرت مسیح موعود......نے اس جلسہ کے متعلق جو دعائیں کی ہیں اپنی جماعت کے اس حصہ کے لئے ہو جو یہاں آنے والے ہیں یا نہیں آنے والے اللہ تعالیٰ ہم سب کے حق میں وہ ساری ہی دعائیں قبول فرمائے اور ان کا ہمیں وارث بنائے اور آسمان سے فرشتوں کے نزول کے ساتھ ہماری نصرت اور مدد فرمائے اور (دین) کا یہ قافلہ زیادہ تیزی کے ساتھ شاہراہ غلبۂ (دین) پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔“

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 10 دسمبر 1976ء)

خدا سے یہ دعا کریں کہ

”اے خدا! جس غرض کے لئے تو نے حضرت مسیح موعود ...... کو مبعوث فرمایا ہے وہ غرض ہماری زندگیوں میں پوری ہو اور آپ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اب نئی نسلوں کے کندھوں پر بوجھ پڑنے ہیں۔ ہم ان نئی نسلوں میں شامل ہیں۔ ہمارے بعد اور نئی نسلیں آئیں گی۔ میں بخیل نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جتنی تمہیں خدمت دین کی توفیق ملے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے بڑھ کر توفیق ملے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی اور مجھ سے زیادہ تم اس کے فضلوں کے وارث بنو......اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو ہماری نسلیں اس ذمہ داری کو پورا کرنے والی ہوں۔“

(جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1978ء)

(دین) ایک بڑا عظیم مذہب ہے۔ اس نے دعا کے لئے کسی جگہ یا وقت کی تعین نہیں کی۔ انسان ہر وقت اور ہر جگہ دعا کر سکتا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے استثناء ہیں جو اس قابل بھی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے۔ بہرحال ہر وقت دعائیں کریں۔ دوسروں کو دعائیں دیں۔ ہمارے (مربیان) جو باہر گئے ہوئے ہیں ان کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے نفس کے لئے دعائیں کریں۔ اصل میں تو اگر احمدیت کی طرف منسوب ہونے والا ہر نفس خدا کی نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائے تو پھر ہمیں اور کیا چاہئے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ کا پیار چاہئے۔ خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کو خدتعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے۔ فرشتے ہر ایک پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوں۔ ہمارے بچوں پر بھی اور ہمارے بڑوں پر بھی۔ ہمارے مردوں پر بھی اور ہماری عورتوں پر بھی خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

پس اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ دعاؤں میں اپنا وقت خرچ کریں۔“

(جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1977ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دل سے جو نیک جذبات دعائیں بن کر اٹھے اس کی یہ ایک جھلک ہے ورنہ آپ کے سبھی خطاب دعاؤں سے لبریز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سب دعائیں اپنے فضل سے قبول فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور آپ کی اولاد اور خاندان اور عالمگیر جماعت پر فضل فرماتا چلا جائے۔

انگریزی سے ترجمہ......... ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب

ذہنی دباؤ کا مقابلہ کیجئے

امریکن انسٹیٹیوٹ آف سٹریس (Stress) کی رپورٹ کے مطابق وہ لوگ جو جنرل پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں ان کی نوے فیصد وجوہات کا تعلق ذہنی دباؤ سے پیدا ہونے والی امراض سے ہوتا ہے بڑی عمر کے لوگ ہوں یا بچے بلکہ پالتو جانور بھی سب ہی ذہنی دباؤ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ذہنی دباؤ سے پیدا ہونے والے بُرے اثرات سے بچے رہنا کسی شخص کے بھی بس میں نہیں ہوتا اور تو اور ڈاکٹر حضرات بھی جو کہ ذہنی دباؤ کے بارہ میں بڑی معلومات رکھتے ہیں وقتاً فوقتاً اس کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یاد رکھئے ذہنی دباؤ سے بُرے اثرات جسم پر اس وقت نمودار ہوتے ہیں جب ہمارے جسم کسی پیش آمدہ چیلنج کا مقابلہ کے لئے تیار ہوتے ہیں خواہ وہ چیلنج ذہنی سوچ کا ہو یا جسمانی۔ اس پیش آمدہ چیلنج کے دوران اصل میں جسم کے اندر کے عمومی معمولات میں ایک ہیجان کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے دوران خون بڑھنے لگتا ہے جس سے دل کی دھڑکن اور سانس لینے کی رفتار میں تیزی آ جاتی ہے اور اس سارے عمل کے نتیجہ میں خون عام حالات کی نسبت تین سے چار بار تک زیادہ پٹھوں وغیرہ میں دوڑنے لگتا ہے۔

ذہنی یا جسمانی دباؤ کے نتیجہ میں جسم پر ہونے والے اس اثر کو ”(Fight یا Flight Response)“ کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی ہم جسم پر ہیجان پیدا کرنے والی وجہ کا جواب یا تو اسی شدت سے مقابلہ کر کے دیتے ہیں یا پھر راہ فرار اختیار کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اکثر دفعہ ہم ان دونوں کاموں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار نہیں کرتے اور یہی ”کچھ بھی نہ کرنے“ کی جو حالت ہوتی ہے نتیجتاً ہمیں ذہنی دباؤ کا شکار کر دیتی ہے۔ دراصل جب ہم کسی چیلنج کا سامنا کرتے ہیں تو ہمارے جسم میں اس چیلنج کے مقابلہ کا ایک ہارمون یا مادہ جسے کہ Adrenaline کہا جاتا ہے زائد مقدار میں فوراً پیدا ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ کسی بھی چیلنج کے نتیجہ میں ہم جب Fight (لڑنا) یا Flee (بھاگنا) دونوں میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں کرتے تو خون میں شامل یہ ہارمون Adrenaline جو کہ ہم نے استعمال ہی نہیں کیا ہماری روزمرہ کی ضرورت سے بڑھ جاتا ہے اور نتیجتاً ہمیں مختلف ذہنی اور جسمانی برے اثرات دے جاتا ہے۔

ذہنی دباؤ کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے آیئے دیکھتے ہیں اس کے متعلق ماہرین کی کیا رائے ہے۔

مس سوسن مائیکل ایک غذائی ماہر ہیں وہ ذہنی دباؤ کے اثرات سے بچاؤ کو ”The Eat Plan“ کہتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ذہنی دباؤ کے مقابلہ کا ان کا پہلا طریق کھانے سے منسلک ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جب وہ خود ذہنی دباؤ کا شکار ہوتی ہیں تو وہ بہت زیادہ کھا پی نہیں سکتیں۔ مگر ذہنی دباؤ کی حالت میں جب وہ کم کھاتی ہیں تو ان کا تجربہ ہے کہ ان کی طاقت پہلے سے بڑھ جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہیں اور اپنے جسم کو ذہنی دباؤ کے اثرات کا مقابلہ کے لئے زیادہ تیار پاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ کافی سال پہلے ان کی بھوک اس وقت ختم ہو کر رہ گئی تھی جبکہ وہ اس وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار تھیں کہ انہیں طلاق دے دی گئی تھی اور خاندان کے چند افراد بھی اچانک فوت ہو گئے تھے۔ لیکن بطور ایک غذائی ماہر کے انہوں نے اور ان کی ایک ساتھی نے آخرکار ذہنی دباؤ کے مقابلہ کا کوئی نہ کوئی مثبت حل سوچ ہی لیا اور وہ محض اتنا ہے کہ صحت مندانہ طریق پر کھایئے۔ ایک وقت میں تھوڑا کھایئے بے شک بار بار کھا لیجئے بجائے اس کے کہ دو یا تین بار بہت پیٹ بھر کر کھایا جائے۔ ان کا تجربہ انہیں بتاتا ہے کہ تھوڑا اور بار بار کھانا چونکہ کم بھوکا رکھتا ہے۔ بھوک کی وجہ سے ذہنی دباؤ میں جو زیادتی ہونے کا احتمال ہے اس سے بچا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے اس نسخے میں باقاعدہ کی جانے والی ورزش کو بھی شامل کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔

مسٹر گلیزر امریکہ میں اوھایو یونیورسٹی کے شعبہ نفسیات کے ڈائریکٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک بڑا احادثہ ہی ہمیں ذہنی دباؤ کا شکار کر دے اور ہمارے جسم کے خود حفاظتی نظام میں رخنہ ڈال دے معمولی واقعات اور معمولات بھی ہمیں ذہنی دباؤ کا شکار بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے ذہنی دباؤ کے مقابلہ کے لئے جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اچھے دوستوں کی صحبت میں رکھے۔ ایسا کرنے سے جسم اور ذہن کے لئے ضروری خود حفاظتی نظام جو کہ جسم کے اندر موجود ہے تقویت پکڑتا ہے اور ہمارے اچھے اور مخلص دوست فوری پریشانی کے موقع پر ہمارے لئے Buffer یعنی ڈھال کا کام کر جاتے ہیں۔ ایک اچھے دوست کی موجودگی کے ساتھ ساتھ، اچھی نیند ورزش اور بہتر خوراک بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ لوگ ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر اچھی اور متوازن غذا کی طرف توجہ کرنے کی نسبت چائے سگریٹ اور کافی وغیرہ کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ سراسر غیر مناسب ہے حالانکہ یہ وہ موقع ہوتا ہے جس وقت کہ جسم اور ذہن کو زیادہ بہتر غذا درکار ہوتی ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کینیڈا کی برٹش کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر پیٹر ذہنی دباؤ کو کم کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے کا کیا طریق بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب آپ اکیلے اور خاموش ماحول میں ہوتے ہیں تو اس وقت آپ کے اندر کے منفی رجحان میں کمی آتی ہے اور آپ کے اندر بیداری بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ آپ محسوس کریں گے کہ تنہائی اور اکیلے میں جو کہ محرکات کی کمی کا ماحول ہوتا ہے نہ صرف یہ کہ آپ کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے بلکہ آپ کے اندر موجود تخلیقی قوت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور ایک جذباتی ٹھہراؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ بند کمروں کی تنہائی کو پسند کرتے ہیں اور کچھ اکیلے میں سیر پر نکلنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پروفیسر پیٹر کبھی کبھی انوکھا کام بھی کرتے ہیں کہ ذہنی دباؤ سے بچاؤ اور مقابلہ کے لئے وہ مکمل اندھیرے میں کچھ وقت گزارنا پسند کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کا تجربہ بتاتا ہے کہ ایسا کرنا ذہنی دباؤ اور گھٹن کو کم کر سکتا ہے۔

پروفیسر ماڈی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں نفسیات کے پروفیسر ہیں ان کا کہنا ہے کہ غیر معمولی اور مشکل حالات میں سے بچ کر وہی نکلتا ہے جو کہ حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آدمی کو ذہنی دباؤ کا مقابلہ کرنے کی شخصیت کا حامل ہونا چاہئے نہ کہ یہ کہ فوراً ہی اس کا شکار ہو جائے۔

وہ کہتے ہیں کہ پریشان کن صورت حال کو اپنے لئے باعث مصیبت نہ بننے دیجئے بلکہ حکمت عملی سے انہیں خوش کن لمحوں میں بدل دیجئے۔ شدید ذہنی دباؤ کے وقت نڈر بنیئے اور صورت حال سے نمٹنے کے لئے ڈانواں ڈول کی سی شخصیت کا مظاہرہ نہ کیجئے۔ پریشان کن صورت حال کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دیجئے بلکہ صورت حال پر خود چھا جایئے۔ اور ان کے مطابق ہر ایسی انہونی صورت حال سے آئندہ کے لئے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی ضرور کوشش کیجئے۔

آخر پر ہارورڈ میڈیکل سکول کے شعبہ نفسیات کے ڈاکٹر بینسن سے ملتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ ذہنی دباؤ کو کم کرنے کا کیا گر بتاتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ ذہنی دباؤ کو دور کرنے کے لئے ذہن میں کوئی فقرہ یا لفظ سوچ لیجئے اس حالت میں کہ آپ کمرے میں تسلی سے اور خاموش ماحول میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ آنکھیں بند کر لیجئے اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ آہستہ آہستہ لمبے سانس لیجئے اور اپنے ذہن میں سوچے ہوئے الفاظ کو دہراتے ہوئے سانس کو باہر نکالیئے۔ ایسا کرتے کرتے اگر آپ کی سوچوں میں روزمرہ کے معمولات آنا چاہیں تو انہیں جھٹک دیجئے اور پھر سے اپنے سوچے ہوئے الفاظ کو دہرانا شروع کر دیجئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ذہن پر دباؤ کو کم کرنے کے لئے ایسا دس سے بیس منٹ تک کرتے رہیئے۔

دنیا بھر میں ہونے والی جنگیں اور ان کے پس پردہ مقاصد

طاقت کے استعمال سے حکومتیں اور جغرافیے تبدیل ہوئے جس سے معاشرتی اور اقتصادی تبدیلیاں رونما ہوئیں

قسط اول

زمانہ قدیم سے تبدیلیوں کے لئے طاقت ناگزیر عنصر رہا ہے۔ طاقت کے استعمال سے حکومتیں اور جغرافیے تبدیل ہوئے، جس کے نتیجہ میں سماجی، معاشرتی اور اقتصادی تبدیلیاں رونما ہوئیں، تاریخ کے مختلف ادوار میں طاقت کا استعمال مختلف انداز میں ہوا، جسے لڑائی یا جنگ کا نام دیا گیا۔ درحقیقت یہ لڑائیاں یا جنگیں یک طرفہ طور پر شروع ہوتی ہیں، جب کوئی ایک طاقتور ملک اپنے مفادات کے لئے اپنی طاقت کے بل پر دوسرے ملک یا قبیلے کو جارحیت کا نشانہ بناتا ہے اور جارحیت کا شکار ملک اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھاتا، تو اسے جنگ کا نام دے دیا جاتا ہے، ان جنگوں کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے، جتنی خود انسان کی اپنی تاریخ ہے۔ مختلف ادوار میں جنگیں مختلف انداز اور مختلف ہتھیاروں کے ساتھ لڑی گئیں۔ ان جنگوں کو مختلف نام بھی دیئے گئے، مگر ان تمام جنگوں یا جارحیتوں کا مقصد صرف اور صرف ایک تھا۔ حکمرانی کی خواہش اور معاشی و مالی مفادات، انسانی تاریخ نے جس طرح مراحل طے کئے، اسی طرح طاقت کے استعمال اور جنگوں کے طریقہ کار بدلتے رہے۔ دست بہ دست لڑائی میں جسمانی طاقت کے استعمال سے لے کر پتھروں، لاٹھیوں، تلواروں، تیروں، رتھوں اور پھر بندوقوں، توپوں، بموں، میزائلوں، بحری اور ہوائی جہازوں اور ایٹمی و کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال سامنے آیا۔ اس طرح دو بدو لڑائی سے لے کر درجنوں اور سینکڑوں افراد کے گروہوں کے درمیان لڑائی تک اور پھر ہزاروں اور لاکھوں فوجیوں کے آمنے سامنے ہو کر معرکہ آرائی نے خوف ناک جنگوں کی صورت اختیار کی۔ ان جنگوں میں پہلے چند لوگ مارے جاتے تھے، پھر سینکڑوں، ہزاروں اور اب لاکھوں تک بات پہنچی۔ پہلے بستیاں، قلعے اور شہر تاراج ہوتے تھے، اب ملک کے ملک تباہ ہو جاتے ہیں۔

دنیا بھر میں ہونے والی جنگوں کا جائزہ لیا جائے، تو پتا چلتا ہے کہ قبل از تاریخ میں بھی وقتاً فوقتاً انسان برسر پیکار رہا ہے۔ قلمبند تاریخ کے باب کے باب جنگ وجدل سے بھرے پڑے ہیں۔ تین ہزار قبل مسیح سے آج تک، یعنی 5 ہزار سال کی جو تاریخ ملتی ہے، اس میں کوئی ایسا دور نہیں گزرا، جب کوئی جنگ نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی ایسا خطہ باقی بچا، جو میدان جنگ نہ بنا ہو، مختلف ناموں سے اور مختلف مقاصد کے تحت ہونے والی یہ جنگیں درحقیقت حکمرانی اور معاشی مفادات کے مقصد کے تحت ہی لڑی جاتی تھیں، آج یہ بات کھل کر سامنے آچکی ہے کہ اب جنگوں کے پس پردہ دراصل وہ عناصر کارفرما ہوتے ہیں، جو کثیر القومی کمپنیوں اور عالمی مالیاتی اداروں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ان کی منصوبہ بندی کے تحت جنگی حکمت عملیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ دور حاضر میں یہ منصوبہ بندی دنیا کی دولت کو کنٹرول کرنے والی یہودی لابی کرتی ہے، جس نے دنیا پر حکمرانی کے لئے اپنے منصوبے کو ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا نیا نام دیا ہے۔ کینیڈین مصنف رابرٹ اوڈرسکول کے مطابق نیو ورلڈ آرڈر یوں تو ایک اپنے مخصوص معنوں کے ساتھ بہت پہلے سے موجود تھا، تاہم سب سے پہلے اس جملے کا استعمال جدید انداز میں 1776ء میں Illuminati نے کیا۔ یہ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا ایک خفیہ گروپ تھا، جو یورپ اور امریکہ کی اقتصادیات پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ یہ سب کے سب یہودی تھے۔ مصنف کے مطابق وائٹ ہاؤس امریکہ میں وڈرونسن، فرینکلن ڈی روزویلٹ، آئزن ہاور، جارج بش اور بعض دیگر افراد اس گروپ کی کٹھ پتلیاں تھے۔ اس گروپ نے 20ویں صدی میں تین عالمی جنگوں کی پیش گوئی بھی کی تھی۔ اس کی پیش گوئی کے مطابق دو عالمی جنگیں روایتی انداز میں لڑی جا چکی ہیں۔ تیسری عالمی جنگ کے لئے اس گروپ کا کہنا تھا کہ ضروری نہیں کہ وہ روایتی جنگ ہو، مگر یہ جنگ یہودیوں اور عربوں کے درمیان پیدا کیے گئے اختلافات کے نتیجے میں ہوگی، جو سامنے نظر آ رہی ہے۔

تاریخ کے دو حصے

5 ہزار سالوں کی جنگوں کی تاریخ کو اگر ہم دو حصوں میں تقسیم کر کے جائزہ لیں، تو ابتدائی چار ہزار برسوں میں ہونے والی جنگیں قبائلی و نسلی اور مذہبی نوعیت کی تھیں۔ اس دوران جنگی ہتھیاروں نے کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ایک ملک سے کوئی مہم جو ہزاروں کا لشکر لے کر کسی مہم پر نکلتا، تو اپنے تخت مقام پر کئی برس بعد واپس پہنچتا تھا، تاہم بعد کے ایک ہزار سال کے دوران ہونے والی جنگوں میں زیادہ شدت او زیادہ تباہی نظر آتی ہے۔ اس دوران جنگی ہتھیاروں کی نمایاں ترقی، بارود کی تیاری اور اس کے استعمال سے لے کر آج کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری تک کا مرحلہ اس دور کی ترقی ہے۔

دنیا بھر میں ہونے والی جنگوں اور اس کے بعد کے حالات واثرات سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان جنگوں کے پس پردہ مقاصد خالصتاً معاشی و اقتصادی ہی تھے اور یہ مفادات حاصل کرنے کے لئے اس خطے میں حکمرانی ضروری تھی، جہاں سے یہ مقاصد اور مفادات حاصل کئے جا سکیں۔ ابتدائی ادوار کی جنگیں جنہیں مہم جوئی، یلغار، چڑھائی اور پھر فتوحات کا نام دیا گیا، ان تمام جنگوں کا نتیجہ یہی نکلا۔ کسی ملک یا قبیلے سے کسی مہم جو نے اٹھ کر پڑوسی ممالک پر لشکرکشی کی اور جہاں تک ممکن ہوا، وہ ملکوں کو تاراج کرتا چلا گیا، جو ملک اس کے زیر تسلط آیا، وہاں اپنے لوگوں کو حاکم مقرر کیا اور اس کی رعایا کو غلاموں کی حیثیت سے جنگ کے نتیجے میں تباہ ہونے والے ملک کی تعمیر نو پر لگا دیا اور اس ملک کی دولت کو اپنے مرکز کی طرف منتقل کرا دیا۔ آج یہ طریقہ ذرا تبدیل ہو گیا ہے، آج یہ کام کثیر القومی کمپنیاں اور عالمی مالیاتی ادارے کرتے ہیں۔ ان کمپنیوں اور اداروں کو وہی لوگ کنٹرول کرتے ہیں، جو ان جنگوں کی منصوبہ بندی بھی کرتے ہیں۔ افغانستان اور عراق اس کی تازہ ترین مثالیں ہیں۔

جنگوں کی تاریخ کو جس طرح دو ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی طرح یہ کرۂ ارض بھی تقسیم رہا ہے۔ ابتدا کے دور میں روم، فارس، یونان، ایران، عرب، مصر، چین، ہندوستان سے مہم جو اٹھے اور ایک دوسرے پر حملے کئے اور مختلف خطوں پر قبضے کئے۔ دوسرے دور میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، روس، پولینڈ، پرتگال، جاپان اور امریکہ نے دنیا پر حکمرانی کے لئے جنگیں لڑیں۔

جنگوں کا مختصر جائزہ

دنیا پر حکمرانی کے لئے ہونے والی مہم جوئی کا اجمالی جائزہ لینے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً پونے تین ہزار سال قبل مسیح میں سامی لورما نے بحیرۂ فارس سے بحیرۂ روم تک ان کے ارد گرد اپنی حکومت بنائی۔ 1600 قبل مسیح میں مصر اور بابل ونینوا کی تاریخ ہے، جہاں کی حکومتیں برسر پیکار رہیں۔ 400 سے 600 قبل مسیح تک آبادی کا وہ دور تھا، جس نے مصر سے لے کر ایران اور ایشیائے کوچک تک اور ہندوستان میں وادیٔ سندھ تک حکمرانی کی۔ دنیا کی تاریخ میں سکندر اعظم کا نام پانے والے سکندر کا دور صرف 7 سال پر محیط ہے، تاہم اس نے 400 قبل مسیح میں نصف سے زائد دنیا پر اپنا جھنڈا لہرایا۔ اس طرح سلطنت روم اور سلطنت فارس کی چپقلش عروج پر رہی۔

ساتویں صدی میں بنو امیہ کی حکومت بننے کے بعد سے روم اور فارس کا مقابلہ اسلامی مملکتوں سے ہوتا رہا۔ یہ سلسلہ 20ویں صدی میں حکومت عثمانیہ تک جاری رہا۔ بنو امیہ سے لے کر خلافت عثمانیہ کے دور تک مسلمانوں نے دنیا کے وسیع خطے پر حکمرانی کی۔ عرب، ایران، ہندوستان، یورپ اور ایشیا تک ان کی حکمرانی تھی۔ مسلمانوں کے اس دور میں صلیبی جنگیں اور منگولوں سے لڑائی کے علاوہ ہندوستان پر ایک ہزار سال کی حکمرانی کا دور بھی شامل ہے۔ 12ویں اور 13ویں صدی میں یروشلم پر قبضے کے لئے عیسائیوں نے جو جنگیں لڑیں، انہیں صلیبی جنگوں کا نام دیا گیا۔ 1187ء میں تیسری صلیبی جنگ عیسائیوں کے خلاف صلاح الدین ایوبی نے لڑی اور کامیابی حاصل کر کے بیت المقدس کو آزاد کرایا۔ صلاح الدین ایوبی کرد ترک تھا، جس نے مصر سے لے کر یروشلم تک فتوحات کیں۔ دوسری طرف خراسان، افغانستان اور ہندوستان میں بھی مسلمانوں نے متعدد حملے کئے اور ان پر اپنی حکومتیں قائم کیں۔ دسویں صدی میں محمود غزنوی نے ہندوستان پر اپنا پرچم لہرایا۔ وہ خراسان افغانستان سے ہوتا ہوا شمالی ہندوستان میں آیا۔ محمود غزنوی نے، جسے بت شکن کے نام سے تاریخ میں یاد کیا جاتا ہے، ہندوستان میں سومنات کے مندر پر 17 حملے کئے تھے۔ ہندوستان میں کئی مسلمان خاندانوں نے حکومتیں کیں۔ ان میں غزنی خاندان 961ء تا 1186ء، خلجی خاندان 1290ء تا 1320ء، تغلق خاندان 1320ء تا 1494ء، سادات خاندان 1414ء تا 1451ء لودھی خاندان 1451ء تا 1526ء سوری خاندان 1540ء تا 1555ء اور مغل خاندان 1526ء تا 1857ء حکمران رہا۔ اس سے قبل ساتویں صدی میں محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کر کے اور سندھ کے حکمران راجہ داہر کو شکست دے کر یہاں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تھی، جس کے بعد سے اس خطے میں اسلامی تعلیمات کو پھلنے پھولنے کے مواقع میسر آئے۔

ایک طرف یہ صورت حال تھی، تو دوسری طرف تیرہویں صدی میں چین سے ایک لشکر اٹھا، جس نے ظلم و بربریت کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ چین کے شمال میں آباد تاتار قوم نے، جو خانہ بدوشوں اور گھڑ سواروں کا قبیلہ تھا، خود کو چین سے آزاد کرایا اور ترک قبائل کے ساتھ مل کر فتوحات کیں اور سائبیریا کو اپنا مرکز بنایا۔ 1214ء میں چنگیز خان کو منگول اتحاد کا سربراہ بنایا گیا، جس نے اپنی مہم جوئی کے ذریعے ایران، افغانستان، ہندوستان، ترکستان، آرمینیا، ہنگری، کو

اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس کی حکومت بحرالکاہل سے ڈینیُوب تک پھیل گئی۔ چنگیز خان جہاں بھی گیا، اس نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ 1214ء میں جرمنی اور پولینڈ کی فوجوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے ایران وشام کو فتح کیا۔ بغداد کو تباہ و برباد کر دیا۔ اس کا نہری نظام، جو دنیا میں ایک مثال تھا، اسے تباہ کر دیا، تاہم 1260ء میں ہلاکو خان کی فوجوں کو فلسطین کے مقام پر شکست ہوئی۔ وہ مصر میں داخل نہیں ہوسکیں۔ اس ناکامی کے بعد منگول خاندان کی شان وشوکت روبہ زوال ہوگئی۔ منگول جہاں جہاں گئے، وہاں کی بودوباش اختیار کرلی اوران میں سے کچھ بدھ ہوگئے اور کچھ مسلمان۔ 1280ء میں قبلائی خان سے باضابطہ طور پر چین کا شہنشاہ بن گیا، اس طرح منگولوں کا دور 1214ء سے 1363ء پر محیط ہے۔ منگولوں کی مسلمان ہونے والی نسل سے مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر تھے، جنہوں نے ہندوستان فتح کرکے دوسو سال تک مغل خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔

تیرہویں اور چودھویں صدی عیسوی میں جہاں ایشیا میں منگول خاندان عالمی حکمرانی کے لئے سرگرداں تھا، وہاں یورپ کے کئی ممالک اپنی نئی ایجادات کے باعث نئی منڈیوں کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ وسطی یورپ میں شدید خلفشار تھا اور مغربی یورپ خاص طور سے ولندیزی، اسکنڈے نیوین، ہسپانوی، پرتگیزی، فرانسیسی اور برطانوی اسی برتری اور حکمرانی کے لئے سمندروں کو پار کرتے ہوئے دیگر ممالک تک پہنچ رہے تھے۔ 1497ء میں واسکوڈے گاما لزبن سے روانہ ہو کر موزمبیق سے ہوتا ہوا ہندوستان میں کالی کٹ کے مقام پر پہنچا۔ اس کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی بھارت میں آئی۔ اٹھارہویں صدی کے آغاز پر برطانیہ اور فرانس دو بڑی طاقتیں تھیں۔ 1701ء سے 1707ء کے درمیان ان کے درمیان اسپین پر حاکمیت کے لئے ایک بڑی جنگ ہوئی، جس میں فرانس کو شکست ہوئی۔ اس وقت برطانیہ دنیا میں واحد سپر طاقت کے طور پر سامنے آیا۔ برطانیہ اور فرانس کے درمیان ایک اور جنگ 1740ء تا 1747ء میں ہوئی۔ یہ آسٹریا پر قبضے کی جنگ تھی۔ اس میں پھر فرانس کو شکست ہوئی۔ 1763ء تا 1765ء میں ان دونوں ممالک کے درمیان تیسری جنگ ہوئی۔ 19ویں صدی میں فرانس کی قیادت نپولین کے ہاتھ میں آئی، تو فرانس ایک مرتبہ پھر ایک بڑی طاقت بن کر ابھرا۔ اس نے برطانیہ سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے 1803ء میں پھر جنگوں کا آغاز کیا۔ فرانس نے اسپین، برطانیہ، پروشیا اور آسٹریا کو شکت دی، مگر وہ برطانیہ کی بحری عسکری برتری کو شکست نہیں دے سکا۔ نپولین کے بعد فرانس کی حالت پھر خراب ہوگئی۔ یوں یورپ میں برطانیہ کی برتری رہی، ادھر ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں برطانیہ نے 1857ء میں آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو شکست دے کر پورے ہندوستان پر اپنا جھنڈا لہرادیا تھا۔ امریکہ کی واحد بڑی جنگ، امریکہ کی جنگ آزادی تھی، جو اس کی سرزمین پر لڑی گئی۔ یہ برطانیہ اور فرانس کے تسلط سے آزادی کی جنگ تھی، جو 1775ء سے 1783ء تک لڑی گئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں امریکہ کی 13 ریاستیں آزاد ہوئیں اور خودمختار ہوکر انہوں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ تشکیل دی۔

جنگ عظیم اول اور دوم

جنگ عظیم اول 1914ء - 1917ء کے درمیان دو بڑے گروپوں کے درمیان لڑی گئی، جس میں جرمن اتحاد کو شکست اور برطانوی اتحاد کو فتح حاصل ہوئی۔ اس طرح دوسری جنگ عظیم 1939ء سے 1945ء تک لڑی گئی۔ اس میں ایک طرف جرمن اتحاد تھا، جس میں اٹلی، جاپان اور رومانیہ تھے اور خلافت عثمانیہ نے ان کا ساتھ دیا تھا، دوسری طرف برطانیہ کی قیادت میں روس، فرانس اور امریکہ تھے۔ اس جنگ میں بھی برطانوی اتحاد کو فتح حاصل ہوئی اور تاریخ کا وہ ہولناک اور افسوس ناک دن بھی آیا، جب امریکہ نے جاپان کے شہر ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرا کر ہزاروں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد

دوسری جنگ عظیم کے بعد بھی دنیا کے مختلف حصوں میں مسلسل جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان پہلی جنگ 1948ء، 1947ء کے درمیان ہوئی۔ دوسری جنگ 1965ء اور تیسری جنگ 1971ء میں۔ ان جنگوں کے نتیجے میں لائن آف کنٹرول بنی اور تیسری جنگ کے نتیجے میں بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ بھارت چین جنگ 1962ء میں ہوئی۔ 49-1948ء میں عرب اسرائیل جنگ، 1956ء میں سویز کی جنگ، 1984ء میں اسرائیل لبنان جنگ، 81-1980ء میں ایران اور عراق کے درمیان، 91-1990 میں کویت کے مسئلے پر عراق کی جنگ، 2003ء میں امریکہ اور عراق کی جنگ ہوئی۔ 1991ء میں بلقان کی تیسری جنگ ہوئی، جس کے نتیجے میں یوگوسلاویہ ٹوٹ گیا اور سلووینیا اور کروشیا نے بلغراد حکومت سے آزادی کا اعلان کیا۔ 95-1992ء میں بوسنیا کی جنگ ہوئی، جس میں کروشیا، یوگوسلاویہ، سرب اور نیٹو شامل تھے۔ 1992ء میں بوسنیا نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی اور آزادی کا اعلان کیا۔

جنگوں کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلیاں

اوپر تحریر کردہ جنگوں کی مختصر تاریخ یہ بتاتی ہے کہ دنیا مسلسل جنگوں کا شکار رہی ہے اور جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ ان جنگوں کے نتیجے میں حکومتوں کے ساتھ معاشرت اور سماجی ڈھانچوں میں تبدیلی آئی اور مذہبی اثرات بھی ہوئے۔ ابتدائی جنگوں کا جائزہ لیں، تو جہاں کہیں یونانی، ایرانی، آریائی، سامی پہنچے، انہوں نے اپنا اثر و رسوخ پیدا کیا اور مقامی آبادی کو اپنے انداز میں ڈھالا۔ بعد میں عیسائی جنگجوؤں نے بھی ایسا کردار ادا کیا۔ انہوں نے مفتوح قوموں کو اپنا مذہب اور رہن سہن اختیار کرنے پر زور دیا۔ مسلمان جہاں گئے، وہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان کے رہن سہن کے طریقے اپنائے۔ ہندوستان اس کی ایک بڑی مثال ہے، جو ہر اعتبار سے مسلمانوں کی بودوباش، جو عرب سے شروع ہوئی تھی، مختلف تھی، مگر جب وہاں بزرگان دین پہنچے اور اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں، تو مذہب کے ساتھ ساتھ لباس، رہن سہن اور زبان بھی بدلی۔ عربی اور فارسی نے عروج پایا۔ مسلمانوں کے بعد جب انگریز ہندوستان آئے، تو انہوں نے بھی گہرے نقوش چھوڑے۔ بڑی تعداد میں لوگ عیسائی بنے۔ پینٹ شرٹ اور کوٹ کا استعمال عام ہوا۔ انگریزی زبان کا استعمال بڑھا۔ دنیا بھر کے فاتحین، خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان، آریائی ہوں یا یونانی یا ایرانی یا عرب، چینی ہوں یا ترک، سب نے مفتوحہ علاقوں میں مختلف سماجی نظام متعارف کرانے اور اپنے فن تعمیر، ثقافت، ادب وغیرہ کو فروغ دیا۔ بڑی بڑی عمارتیں، قلعے، درس گاہیں، عبادت گاہیں تعمیر کرائیں، سڑکوں اور نہروں کا جال بچھانے اور ان علاقوں میں اپنی مرضی کے مطابق اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دیا، تاکہ وہاں سے زیادہ سے زیادہ اقتصادی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔ ان کوششوں کے ساتھ ان ممالک میں ایک ایسی ورکنگ کلاس پیدا ہوئی، جس نے آگے چل کر اس سامراجیت اور استعماریت کے خلاف انقلابیوں کا کردار ادا کیا اور سامراج کو اپنے ممالک سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

بیسیویں صدی میں ہونے والی دو عالمی جنگوں کے نتیجے میں جغرافیے بہت تبدیل ہو گئے، پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلمانوں کی عظیم سلطنت خلافت عثمانیہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور روس میں اشتراکی انقلاب برپا ہوا۔ ساتھ ہی مختلف ممالک میں آزادی کی تحریکیں شدت اختیار کرنے لگیں۔ عرب، افریقہ اور ایشیا، ان ممالک میں آزادی کی تحریکیں زیادہ شدت اختیار کر گئیں، جہاں فرانسیسی اور برطانوی سامراج کا تسلط تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ان تحریکوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ متعدد ممالک آزاد ہوئے، کئی عرب ریاستیں وجود میں آئیں۔ ہندوستان تقسیم ہوا اور بھارت اور پاکستان وجود میں آئے۔ چینی انقلاب کامیاب ہوا، اس طرح قوموں کی جدوجہد آزادی کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

جنگوں کے پس پردہ مقاصد

تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ جہاں کہیں کسی ملک نے دوسرے ملک پر قبضہ کیا یا اسے فتح کیا، تو وہاں کی مال و دولت اس کے ہاتھ میں آئی یا تعمیرنو کے نام پر قرضے اور ٹھیکے دولت بنانے کا ذریعہ بنے۔ تجارتی بالادستی کے فیصلے جنگ کے میدانوں میں ہوتے رہے ہیں اور جب تک یہ ناجائز منافع کمانے اور ناجائز طور پر دولت کے حصول کی دوڑ رہے گی، ایسی جنگیں ہوتی رہیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ نے آدھی سے زیادہ دنیا پر قبضے کے لئے زیادہ تر وقت جنگ کے میدانوں میں گزارا۔ اس طرح جرمنی کو بھی اقتصادی طاقت بننے کے لئے سیاسی اور عسکری میدانوں میں برسرپیکار رہنا پڑا۔ آج امریکہ بھی ایسا ہی کر رہا ہے، پہلے امریکہ کو اپنی معاشی آزادی کے لئے جنگ لڑنا پڑی، پھر موجودہ اقتصادی طاقت حاصل کرنے کے لئے کئی قوموں اور نسلوں کو خاک وخون میں نہلانا پڑا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق امریکہ کو اپنی جنگ آزادی سے 70ء کی دہائی تک 2340 مہینوں میں 1782 مہینے جنگ کی حالت میں گزارنا پڑے، جو کل مہینوں کا تین چوتھائی ہے۔ 1800 سے 1939ء تک کے اعداد وشمار کے مطابق مرکزی اخراجات کا 54 فی صد عسکری تیاری اور دفاعی اخراجات کی نذر ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات یہ بجٹ 70 فی صد سے بھی زیادہ رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس تاجرانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے، جو دنیا بھر کے سرمائے پر قبضے کے لئے عظیم سلطنت کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

فری میڈیکل چیک اپ واقفین نو

مکرم ڈاکٹر الحاج ملک نسیم اللہ خاں صاحب النصرت چلڈرن کلینک ربوہ نے جنوری تا جون 2005ء مندرجہ ذیل واقفین نو کا فری طبی معائنہ کیا۔

(1) ربوہ کے مختلف محلّہ جات کے 387 بچے/بچیاں
(2) النصرت چلڈرن کلینک پر 119 بچے/بچیاں
(3) تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ کے 33 بچے/بچیاں
(4) جھنگ شہر کے 41 بچے/بچیاں
(5) بیت النصرت میں تربیتی کلاس کے موقع پر 39 بچے/بچیاں
(6) برموقع اجتماع واقفین نو 2005ء 237 بچے۔

طبی معائنہ اورادویات بھی دیں۔

(وکالت وقف نو)

بال کمزور اور بے جان

فلورک ایسڈ۔ نیٹرم میور

"فلورک ایسڈ میں بال بہت کمزور اور بے جان ہوجاتے ہیں اور کناروں سے پھٹ جاتے ہیں۔ نیٹرم میور میں تمام سر پر اثر پڑتا ہے لیکن فلورک ایسڈ میں سر پر کہیں کہیں بال کمزور ہوتے ہیں۔ اور کہیں بالکل صحتمند نظر آتے ہیں۔ یہ پہنچان فلورک ایسڈ کو واضح طور پر دوسری ملتی جلتی دواؤں سے ممتاز کردیتی ہے۔ اس لئے ایسی باتوں پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ایسی علامات کی وجہ سے ایک ایسی دوا کی قطعی شناخت ہوجاتی ہے جو دوسری ملتی جلتی علامتیں دیکھنے سے ممکن نہیں ہوتی۔ ہوشیاری سے تاک میں لگے رہنا چاہئے کہ کوئی ایسی علامت مل جائے جو کسی دوا کی قطعی نشاندہی کردے پھر باقی تمام بیماریوں کو وہ خود ہی سنبھال لیتی ہے، لمبی چوڑی تفتیش کی ضرورت نہیں پڑتی۔" (صفحہ:391)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 49529 میں

Maroof s/o Solisu

پیشہ Cobbler عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/17000 نائیجیرین ماہوار بصورت Cobbler مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Maroof گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 لقمان نائیجیریا

مسل نمبر 49530 میں

ISmail Toyin s/o Abdussalam

پیشہ وکالت عمر 42 سال بیعت 1984 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/34000 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ismail Toyin گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49531 میں

Ishaq s/o Adepoju

پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت 1980 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/31000.97 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ishaq گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49532 میں

Abdul Lateef s/o Lawal

پیشہ ٹریڈنگ عمر 47 سال بیعت 1981 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائیجیرین ماہوار بصورت نفع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Lateef گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49533 میں

Rizwan s/o Muhammad

پیشہ وکالت عمر 53 سال بیعت 1966 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24284 نائیجیرین ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Rizwan گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا۔

مسل نمبر 49534 میں

Murthada s/o Adewolf

پیشہ طالب علم / ملازمت عمر 23 سال بیعت 2005 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Murthada گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49535 میں

Ibrahim s/o Shvaib

پیشہ Brick Layer عمر 36 سال بیعت 1995 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 نائیجیرین ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ibrahim گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49536 میں

Abdul Azeez s/o Balo Gum

پیشہ تجارت عمر 72 سال بیعت 1949 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی گھر واقع نائیجیریا مع تین عدد دکانیں 2۔ پلاٹ برقبہ 60x90 واقع Oke-Ogum Sabo Abekuta اس وقت مجھے مبلغ -/20000 نائیجیرین ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abul Azeez گواہ شد نمبر 1 مولوی عبدالرشید ماسن گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49537 میں

Yusuf s/o Omope

پیشہ فارمنگ عمر 83 سال بیعت 1947 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Yusuf گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49538 میں

Abdul Ganiyy Salah Hudeen

S/O Salah Hudeen

پیشہ تجارت عمر 60 سال بیعت 1968 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Ganiyy Solah Hudeen گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین

مسل نمبر 49539 میں

Salah Umar

s/o Mollam Umer Ahmad

پیشہ مشنری عمر 39 سال بیعت 1985 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Salah Umar گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49540 میں

Razaque s/o Ogunbote

پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت 1988 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 117850.60 نائیجیرین سالانہ بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Razaque گواہ شد نمبر 1 Abd Hafeez گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49541 میں

Yisa Ayinla s/o Ogandipe

پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت 1995 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/24000 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Yisa Ayinla گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49542 میں

Fasasi s/o Ade wole

پیشہ ملازمت عمر 62 سال بیعت 1964 پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/22000 نائیجیرین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Fasasi گواہ شد نمبر 1 Ali Isola Yusuf نائیجیریا گواہ

شدنمبر 2 حافظ مصلح الدین نائیجیریا

مسل نمبر 49543 میں

Mussa s/o Omary Budi

پیشہ ٹیچر (کارکن) عمر 29 سال بیعت 1993 ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی فارم دو ایکڑ مالیتی -/TSHS 200000 2۔ بائیسکل مالیتی -/TSHS 25000 اس وقت مجھے مبلغ -/71500 TCHS ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/TCHS 50000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mussa گواہ شدنمبر 1 Ramzan F. Madhaj گواہ شدنمبر 2 محمود احمد شاہ تنزانیہ

مسل نمبر 49544 میں

Rajabu s/o Sandali

Chisonga

پیشہ ٹیچر (کارکن) عمر 50 سال بیعت 1970 ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان مالیتی -/TSHS 2400000 2۔ زرعی اراضی ساڑھے چار ایکڑ مالیتی -/TSHS 400000 3۔ زرعی اراضی تین ایکڑ مالیتی -/TSHS 300000 4۔ زرعی زراضی دو ایکڑ مالیتی -/TSHS 150000 5۔ زرعی زراضی ساڑھے تین ایکڑ -/TSHS 350000 6۔ مویشی مالیتی -/60000 TSHS اس وقت مجھے مبلغ -/TSHS 49000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/TSHS100000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Raja Bu گواہ شدنمبر 1 Ramzan f. تنزانیہ گواہ شدنمبر 2 محمود احمد شاہ تنزانیہ

مسل نمبر 49545 میں

Mohammad s/o Ahmed

Namwete

پیشہ ٹیچر کارکن عمر 46 سال بیعت 1984 ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان مالیتی TSHS 1000000 اس وقت مجھے مبلغ T.S.H.S49000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mohammad گواہ شدنمبر 1 Ramzan.f گواہ شدنمبر 2 محمد عارف بشیر وصیت 31646

مسل نمبر 49546 میں نصرت نوشین

زوجہ محمد امین قوم لسکانی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/8000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/25000 فرانک سیفا ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت نوشین گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت 25099 گواہ شدنمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت 30028

مسل نمبر 49547 میں

BAKARI S/O ALLY

RAJABU

پیشہ ٹیچر کارکن عمر 30 سال بیعت 1992 ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/72000 تنزانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد BAKARI گواہ شد نمبر 1 Ramzan.f تنزانیہ وصیت 26299 گواہ شد نمبر 2 محمد افضل بھٹی وصیت 28533

مسل نمبر 49548 میں

Mustafa s/o Mambo

Amlima

پیشہ ٹیچر کارکن عمر 40 سال بیعت 1984 ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 12/ ایکڑ مالیتی TSHS-/500000 اس وقت مجھے مبلغ -/T.S.H.S72000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/TSHS 90000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mustafa گواہ شدنمبر 1 محمد افضل بھٹی وصیت 28533 گواہ شدنمبر 2 Ramzan.f وصیت 26299

مسل نمبر 49549 میں امۃ النصیر

زوجہ مبارک محمود پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 63 گرام مالیتی -/TSH36400 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/T.S.H.S15000 اس وقت مجھے مبلغ -/TSH50000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ النصیر گواہ شدنمبر 1 مبارک محمود خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 Ramzan.F وصیت نمبر 26299

مسل نمبر 49550 میں کدگو ابوبکر

ولد کدگو ادریس قوم موسی پیشہ مستری عمر 45 سال بیعت 1987ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 500 مربع میٹر واقع سنکلسے شہر۔ 2۔ پک اپ گاڑی ایک عدد۔ 3۔ بیل گاڑی ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 فرانسک سیفا ماہوار بصورت مستری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کدگو ابوبکر گواہ شدنمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49551 میں کدگو ابراہیم

ولد کدگو عیسیٰ قوم موسی پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت 1989ء ساکن برکینیا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل ایک عدد۔ 2۔ سائیکل ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20830 فرانک سیفا ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کدگو ابراہیم گواہ شدنمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شدنمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 20028

مسل نمبر 49552 میں النگا مومن

ولد النگا ابوبکر قوم موسی پیشہ زراعت عمر 49 سال بیعت 1989ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بیل گاڑی ایک عدد۔ 2۔ سائیکل ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 فرانک سیفا ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد النگا مومن گواہ شدنمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شدنمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49553 میں سگڈا موسیٰ

ولد سگڈا داؤد قوم موسی پیشہ زراعت عمر 47 سال بیعت 2000ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بیل گاڑی ایک عدد۔ 2۔ موٹر سائیکل ایک عدد۔ 3۔ سائیکل ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 فرانک سیفا ماہوار بصورت زراعت/ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سگڈا موسیٰ گواہ شدنمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شدنمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49554 میں زاکانے عبدالرحمٰن

ولد زاکانے کیسا قوم بیسا پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت 2000ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/42150 فرانک سیفا ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زاکانے عبدالرحمٰن گواہ شدنمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شدنمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49555 میں یارو سلیمان

ولد یارو کابا آدم پیشہ مشنری لوکل عمر 29 سال بیعت 1993ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80000 فرانک سیفا ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد یارو سلیمان گواہ شدنمبر 1 فاروق احمد رانا وصیت نمبر 28801 گواہ شدنمبر 2 شکل احمد صدیقی ولد بشیر احمد صدیقی

مسل نمبر 49556 میں النگا حسن

ولد النگا سعید قوم مُوسِی پیشہ Tacheron عمر 45 سال بیعت 1989ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 فرانک سیفا ماہوار بصورت Tacheron مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10

حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انگا حسن گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49557 میں مرفو عبدالحی

ولد مرفو عثمان قوم موسیٰ پیشہ زراعت عمر 49 سال بیعت 1989ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بیل گاڑی ایک عدد۔ 2۔ سائیکل ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 فرانک سیفا ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرفو عبدالحی گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49558 میں سمدا کما ادریس

ولد سمدا کما ابراہیم قوم مُوسیٰ پیشہ زراعت عمر 64 سال بیعت 2000ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بیل گاڑی ایک عدد۔ 2۔ سائیکل ایک عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 فرانکس سیفا ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سمدا کما ادریس گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49559 میں بائیو محمد

ولد بائیو عمر وقوم مُوسیٰ پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت 2000ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 فرانک سیفا ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بائیو محمد گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49560 میں دیالو عبدالرحمٰن

ولد دیالو سادو پیشہ انجینئر کنسٹرکشن عمر 38 سال بیعت 2000ء ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع واگو گیا شہر برقبہ 550 مربع میٹر۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 475 مربع میٹر۔ 3۔ گاڑی ایک عدد۔ 4۔ گائے 2 عدد۔ 5۔ گھریلو سامان متفرق بمعہ T.V ڈش۔ اس وقت مجھے مبلغ -/481682 فرانک سیفا ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دیالو عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 1 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028

مسل نمبر 49561 میں حبیب الرحمٰن

ولد حاجی علی اصغر مرحوم عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیلجیئم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع ڈھاکہ مالیتی -/TK2000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حبیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 Syed Rofe Ahmed بیلجیئم گواہ شد نمبر 2 محمد سعید احمد ولد چوہدری غلام محمد بیلجیئم

مسل نمبر 49562 میں فرحانہ حق

زوجہ اظہر الدین خان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیلجیئم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 60 گرام مالیتی -/600 یورو۔ 2۔ حق مہر -/3000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرحانہ حق گواہ شد نمبر 1 شہداد امین گواہ شد نمبر 2 Mashiul Ahsan بیلجیئم

مسل نمبر 49563 میں شاہدہ طلعت

زوجہ کاشف حسیب مخدوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فن لینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/80000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 110 گرام مالیتی -/1195 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شاہدہ طلعت گواہ شد نمبر 1 محمد نعمان وصیت نمبر 29562 گواہ شد نمبر 2 کاشف حسیب مخدوم خاوند موصیہ

مسل نمبر 49564 میں منصورہ حمید

زوجہ عبدالحمید غنی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 33 تولے 9 ماشے مالیتی -/6460 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ حمید گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید غنی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49565 میں طاہرہ شہباز باسط

زوجہ عبدالباسط پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/775 کینیڈین ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ...... روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ شہباز گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمان ولد محمد حسین گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ ولد محمد حسین باجوہ

مسل نمبر 49566 میں شازیہ خان

زوجہ طارق محمود قوم غوری پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً -/1500 کینیڈین ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ خان گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد کینیڈا

مسل نمبر 49567 میں صاعقہ ناصر

زوجہ احتشام احمد قوم مرزا مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صاعقہ ناصر گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم شاکر کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ذیشان صالح کینیڈا

مسل نمبر 49568 میں رضیہ سلطانہ

زوجہ سرور محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/4000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 4 تولے مالیتی -/800$۔ 3۔ پلاٹ 5 مرلہ واقع دارالصدر شرقی ربوہ (از ترکہ والد) 4۔ مکان واقع کینیڈا جس میں خاوند + 3 بیٹے حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضیہ سلطانہ گواہ شد نمبر 1 سرور محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی

مسل نمبر 49569 میں محمد سراج السلام

ولد عبدالعزیز پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ از ترکہ والد مکان رہائشی واقع بنگلہ دیش اندازاً ستر لاکھ ٹکہ۔ 2۔ از ترکہ والد دو ایکڑ زرعی زمین واقع بنگلہ دیش اندازاً 2 لاکھ ٹکہ مندرجہ بالا ترکہ میں والدہ صاحبہ 3 بھائی 3 بہنیں حصہ دار ہیں۔ 3۔ رہائشی مکان کینیڈا مالیتی -/250000 کینیڈین ڈالر کا 1/2 حصہ یہ بینک قرض سے خریدا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سراج السلام گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 49570 میں نصیر احمد خاں

ولد مبارک احمد خاں مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع کینیڈا مالیتی -/325000$ کا 1/2 حصہ۔ 2۔ -/R.R.S.P$6000۔ 3۔ بینک بیلنس -/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2694.29 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔

اور مبلغ -/350$ ماہوار آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد خاں گواہ شد نمبر 1 دلدار احمد وصیت نمبر 19971 گواہ شد نمبر 2 ممتاز حسین امتیاز وصیت نمبر 19577

مسل نمبر 49571 میں عمر علی کھوکھر

ولد مشتاق احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمر علی کھوکھر گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید وڑائچ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد کینیڈا

مسل نمبر 49572 نذیر احمد ناصر

ولد ملک محمد بوٹا قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ دس مرلہ واقع دارالنصر وسطی ربوہ مالیتی اندازاً -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600$ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدلمنان کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 49573 میں محمد احسن بٹر

ولد محمد انور قوم بٹر پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1900$ تقریباً ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسن بٹر گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی

مسل نمبر 49574 میں نصرت حفیظ

زوجہ شیخ حفیظ احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/400 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت حفیظ گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر ولد چوہدری غلام نبی گواہ شد نمبر 2 شیخ حفیظ احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 49575 میں عدنان احمد

ولد رشید احمد پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200$ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان احمد گواہ شد نمبر 1 ملک خالد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 49576 میں چوہدری محمد اکرم

ولد چوہدری حشمت علی قوم جنجوعہ پیشہ ڈرائیونگ انسٹرکٹر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈ ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 31-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع میپل مالیتی -/450000 ڈالر۔ 2۔ مکان واقع میپل مالیتی -/450000 ڈالر۔ 3۔ مکان واقع میپل مالیتی -/700000 ڈالر مندرجہ بالا جائیداد کے 1/2 حصہ کا مالک ہوں اس جائیداد پر بینک قرض -/350000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 $ ماہوار بصورت انسٹرکٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد اکرم گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر کینیڈا

مسل نمبر 49577 میں جمیلہ بیگم

زوجہ ملک ضیاء الدین قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 15 تولے مالیتی -/3000 ڈالر۔ 2۔ مکان واقع کینیڈا مالیتی -/480000 ڈالر کے 1/2 حصہ کی مالک ہوں جس پر بینک قرض -/354000 ڈالر ہے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جمیلہ بیگم گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک ضیاء الدین کینیڈا

مسل نمبر 49578 میں ملکہ نجم النساء

زوجہ طارق مسعود شبلی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 25 تولے مالیتی -/5000 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/17000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ملکہ نجم النساء گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 طارق مسعود شبلی خاوند موصیہ

مسل نمبر 49579 میں عمیر احمد ملک

ولد ملک شمیم احمد قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمیر احمد ملک گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود کینیڈا گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد ملک کینیڈا

مسل نمبر 49580 میں سلیمہ اختر اکرم

زوجہ چوہدری محمد اکرم قوم قریشی پیشہ ڈرائیور انسٹرکٹر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 31-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 120 احمدیہ ایونیو کینیڈا مالیتی -/450000 ڈالر۔ 2۔ مکان 188 احمدیہ ایونیو کینیڈا مالیتی -/450000 ڈالر۔ 3۔ مکان 15200 انٹاریو کینیڈا مالیتی -/700000 روپے مندرجہ بالا کے 1/2 کی مالک ہوں اور ان مکانات پر بینک قرض -/900000 ڈالر ہے۔ 4۔ طلائی زیور 12 تولے مالیتی -/2400 ڈالر۔ 5۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 ڈالر ماہوار بصورت انسٹرکٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سلیمہ اختر اکرم گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 49581 میں بشریٰ فردوس

زوجہ بشیر احمد شفیق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 35 تولے مالیتی -/70000 ڈالر۔ 2۔ حق مہر -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ فردوس شفیق گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد شفیق خاوند موصیہ

مسل نمبر 49582 میں مدیحہ عاصم

زوجہ محمد عاصم گوندل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/4000 کینیڈین ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مدیحہ عاصم گوندل گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد عاصم گوندل خاوند موصیہ

مسل نمبر 49583 میں مجید احمد

ولد ملک سلطان محمود قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 31-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع کینیڈا مالیتی -/233000 ڈالر کا 1/2 حصہ جس پر بینک قرض -/208000 ڈالر ہے۔ 2۔ زرعی اراضی کوٹ امیر شاہ ربوہ ساڑھے چوہتر کنال کا 1/3 حصہ مالیتی -/600000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 12 مرلہ واقع دارالیمن وسطی ربوہ کا 1/3 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مجید احمد گواہ شد نمبر 1 ملک سلطان محمود کینیڈا وصیت نمبر 13319 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49584 میں جمیلہ ظفر

زوجہ چوہدری ظفر احمد قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/2000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 15 تولے مالیتی -/2300 ڈالر۔ 3۔

مکان واقع کینیڈا مالیتی -/200000 کینیڈین ڈالر کا 1/2 حصہ جو بینک سے قرض لے کر لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175 ڈالر ماہوار بصورت اخراجات رہن سہن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جمیلہ ظفر گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 49585 میں عبدالباسط

ولد عبدالقادر مرحوم پیشہ کاروبار عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ٹیکسی لائسنس مالیتی -/170000 کینیڈین ڈالر جس میں سے 70 ہزار ڈالر کیش ادا کیا ہے بقیہ بینک قرض ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالباسط گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 49586 میں انور علی

ولد چوہدری نور احمد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 85 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2750+ روپے -/1000 کینیڈین ڈالر بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انور علی گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین کینیڈا گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسلم شاد ولد چوہدری سلطان احمد

مسل نمبر 49587 میں چوہدری ندیم احمد

ولد چوہدری حشمت علی پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری ندیم احمد گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ ولد محمد حسین باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 49588 میں طلعت راشدہ

زوجہ محمد انور احمد چغتائی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 19 تولے مالیتی -/3800 ڈالر کینیڈین۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طلعت راشدہ گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف ناصر وصیت نمبر 18124 گواہ شد نمبر 2 محمد انور احمد چغتائی وصیت نمبر 32053

مسل نمبر 49589 میں ثریا اکرم

بنت چوہدری محمد اکرم قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 31-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثریا اکرم گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 49590 میں سردار حمید احمد

ولد محمد رفیق احمد مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سردار حمید احمد گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول کینیڈا

مسل نمبر 49591 میں سید محمد انعام اللہ طاہر

ولد سید محمد عبداللہ مرحوم قوم سید پیشہ ڈرائیور عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 10 مرلہ مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی اندازاً مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ 6 مرلہ واقع فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید محمد انعام اللہ طاہر گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول گواہ شد نمبر 2 مجید احمد طارق ولد میر نواب احمد کینیڈا

مسل نمبر 49592 میں فرزانہ ناز چوہدری

زوجہ انجم مصطفےٰ چوہدری قوم چوہدری پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 10 تولے مالیتی -/2000 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرزانہ ناز چوہدری گواہ شد نمبر 1 امتہ الشافی چوہدری بنت چوہدری مظفر احمد گواہ شد نمبر 2 شکیلہ طاہر بنت مرزا صادق علی کینیڈا گواہ شد نمبر 3 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49593 میں فرح احمد

زوجہ نوید احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 4 ناصر کریسنٹ کینیڈا میں دی گئی رقم -/32000 ڈالر بینک قرض -/181000 ڈالر۔ 2۔ طلائی زیور 12 تولے مالیتی -/1900 ڈالر۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/12000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرح احمد گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49594 میں عالیہ داؤد

زوجہ اعجاز احمد انجم قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/4000 ڈالر۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عالیہ داؤد گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد انجم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49595 میں بلال احمد بھٹی

ولد محمد افضل بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود ولد محمد مقبول کینیڈا

مسل نمبر 49596 میں نصرت مظفر

زوجہ مظفر احمد گورایہ قوم گورایہ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 13 تولے مالیتی -/2600 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت مظفر گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49597 میں منصورہ نصیر گوندل

زوجہ تنویر ظفر گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/4000 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ نصیر گوندل گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک منصور احمد خان ولد ملک خالق داد خان کینیڈا

مسل نمبر 49598 میں فوزیہ منیر

زوجہ منیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ایک تولہ مالیتی -/200 ڈالر۔ 2۔ بینک بیلنس -/2000 ڈالر۔ 3۔ بینک بیلنس (پاکستان میں) -/115000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ منیر گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49599 میں حمیرا اسلم بسراء

زوجہ خالد رشید باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 کینیڈین ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرہ اسلم بسراء گواہ شدنمبر 1 خالد رشید باجوہ خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 49600 میں مومنہ نزہت

زوجہ Asad Asadullah Kahan پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مومنہ نزہت گواہ شدنمبر 1 اسد اسداللہ خان خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49601 میں

Umair.A.Khan

S/O Dr.Dafeer.A.Khan

پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Umair.A.Khan گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا گواہ شدنمبر 2 منصور ملک ولد خالق داد خان کینیڈا

مسل نمبر 40602 میں مدثرہ سعید

زوجہ محمد اسداللہ خان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مدثرہ سعید گواہ شدنمبر 1 محمد اسداللہ خان خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 40603 میں خوشی محمد

ولد فیض محمد قوم آرائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1256 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خوشی محمد گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی گواہ شدنمبر 2 ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول

مسل نمبر 49604 میں حامد احمد

ولد محمود احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حامد احمد گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شدنمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49605 میں مریم حنا وڑائچ

زوجہ عبدالماجد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مریم حنا گواہ شدنمبر 1 عبدالماجد وڑائچ خاوند موصیہ وصیت نمبر 26852 گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد کینیڈا

مسل نمبر 49606 میں شمیم احمد ملک

ولد ملک نسیم احمد قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان نمبر 184 احمدیہ ایونیو کینیڈا مالیتی -/425000 ڈالر جس پر بینک قرض -/230000 ڈالر۔ 2۔ زمین ساڑھے تین کنال واقع ڈیرہ غازی اندازاً مالیتی 20 لاکھ روپے۔3۔زمین 10 مرلہ واقع ڈیرہ غازی خان اندازاً مالیتی 3 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شمیم احمد ملک گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر کینیڈا گواہ شدنمبر 2 ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر 49607 میں طاہرہ افغانی

زوجہ سید شاہد منیر قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان واقع 56 محمود کریسنٹ کینیڈا مالیتی -/375000 ڈالر کا 1/2 حصہ جس پر بینک قرض -/260800 ڈالر ہے۔ 2۔طلائی زیور 28 تولے مالیتی -/5600 ڈالر۔3۔حق مہر بذمہ خاوند -/41000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طاہرہ افغانی گواہ شدنمبر 1 ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول کینیڈا گواہ شدنمبر 2 سید شاہد منیر خاوند موصیہ

مسل نمبر 49608 میں رشیدہ قدسیہ بلوچ

زوجہ الطاف قادر خالد قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور 12 تولے اندازاً مالیتی -/2080 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/318 ڈالر ماہوار بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رشیدہ قدسیہ بلوچ گواہ شدنمبر 1 احسان الٰہی کینیڈا گواہ شدنمبر 2 منیب احمد کینیڈا

مسل نمبر 49609 میں بشریٰ عاف

زوجہ محمد عارف سعید قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/4000 ڈالر۔ 2۔حق مہر -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ عارف گواہ شدنمبر 1 محمد عارف سعید خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام الٰہی

مسل نمبر 49610 میں سیدہ عظمیٰ احمد

زوجہ ناصر محمود پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/30000 کینیڈین ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سیدہ عظمیٰ احمد گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر احمد کینیڈا گواہ شدنمبر 2 ناصر محمود خاوند موصیہ

مسل نمبر 49611 میں خالد رشید باجوہ

ولد رشید احمد باجوہ قوم باجوہ عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/CA$4000 ماہوار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خالد رشید باجوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا گواہ شدنمبر 2 ملک خالد محمود ولد محمد مقبول کینیڈا

مسل نمبر 49612 میں شاہدہ تسنیم

زوجہ خالد محمود نعیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 30 تولے مالیتی -/6000 ڈالر۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شاہدہ تسنیم گواہ شدنمبر 1 خالد محمود نعیم خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی

مسل نمبر 49613 میں حمیرا سعید

زوجہ سلیم قیصر قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 15 تولے مالیتی -/3000 ڈالر۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس

پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرا سعید گواہ شد نمبر 1 سلیم قیصر خاوند موصیہ وصیت نمبر 35443 گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49614 میں رابعہ حمید

بنت عبدالحمید حمیدی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رابعہ حمید گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید حمیدہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49615 میں فریحہ حمید

بنت عبدالحمید حمیدی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریحہ حمید گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49616 میں ریحانہ محمود

بیوہ ملک محمود احمد مرحوم قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ فلیٹ رہائشی واقع کراچی مالیتی -/700000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 7 تولے مالیتی -/1400 ڈالر کینیڈین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/520 ڈالر ماہوار بصورت ویلفیئر الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ریحانہ محمود گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49617 میں عظمیٰ پاشا

زوجہ منور احمد پاشا قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 102 ناصر کریسنٹ کینیڈا مالیتی -/300000 ڈالر کا 1/2 حصہ جس پر بینک قرض -/225000 ڈالر۔ 2۔ طلائی زیور 7 تولے مالیتی -/1400 ڈالر۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عظمیٰ پاشا گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 منور احمد پاشا خاوند موصیہ

مسل نمبر 49618 میں فتیحہ مجید

زوجہ مجید احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حصہ جائیداد از والدہ وصول شدہ -/75000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ 3۔ طلائی زیور 10 تولے۔ 4۔ رہائشی مکان کینیڈا مالیتی -/233000 ڈالر کا 1/2 حصہ جس پر بینک قرض -/208000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فتیحہ مجید گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49619 میں نصرت بیگم

زوجہ محمد شریف قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 8 تولے اندازاً مالیتی -/1600 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد شریف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49620 میں ضیاء الدین ملک

ولد بقاء الدین ملک قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 48 محمود کریسنٹ کینیڈا مالیتی -/368000 ڈالر۔ بینک قرض -/25000 ڈاؤن پے منٹ -/368000 ڈالر کے 1/2 حصہ مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضیاء الدین ملک گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49621 میں حنا کوثر احمد

بنت کوثر احمد قوم رندھاوا پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سونا 22 تولے مالیتی -/4400 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حنا کوثر احمد گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 کوثر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 49622 میں فرحان اقبال

ولد محمد اقبال پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرحان اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر ولد چوہدری غلام نبی گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49623 میں امتیاز احمد

ولد چوہدری ناظر احمد زاہد پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتیاز احمد گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49624 میں ملک عطاء المنعم

ولد محمد اسلم ملک پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک عطاء المنعم گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49625 میں ملک سعد عمر

ولد ملک مسعود احمد پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک سعد عمر گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49626 میں وجیہہ ریاض

زوجہ ناظر علی قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 13 تولے مالیتی -/2600 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ وجیہہ ریاض گواہ شد نمبر 1 ناظر علی چوہدری خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247

مسل نمبر 49627 میں زاہد عابد

ولد غلام احمد عابد پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔س وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زاہد عابد گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247 گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد چوہدری غلام نبی کینیڈا

مسل نمبر 49628 میں خرم فواد احمد

ولد محمد منیر احمد پیشہ TT Consultant عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع امریکہ مالیتی -/500000 ڈالر۔ 2۔ Cordo مالیتی -/100000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/110000 ڈالر سالانہ ماہوار بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی

ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خرم فواد احمد گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد ولد موسیٰ احمد گواہ شد نمبر 2 منیب احمد ولد راجہ محمد اسلم U.S.A

مسل نمبر 48629 میں طیبہ بشریٰ خان

زوجہ منیر احمد خان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 35 تولے مالیتی اندازاً 7000/- ڈالر۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ 1500/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ بشریٰ خان گواہ شد نمبر 1 ناصر نور ولد منیر احمد U.S.A گواہ شد نمبر 2 منیر احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 49630 میں شہنیلا تسنیم خان

زوجہ یاسر شہزاد خان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 250 گرام مالیتی اندازاً 4000/- ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند 10000/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہنیلا تسنیم خان گواہ شد نمبر 1 یاسر شہزاد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Mohammad.I.Jatalla U.S.A

مسل نمبر 49631 میں یاسر شہزاد خان

ولد محمد طاہر خان پیشہ سپروائزر عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1800/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد یاسر شہزاد خان گواہ شد نمبر 1 امیر الدین ولد صلاح الدین U.S.A گواہ شد نمبر 2 Mohammad.I.Jatalla S/O Nabi Bukash U.S.A

مسل نمبر 49632 میں عاصم احمد انصاری

ولد شمیم انصاری پیشہ Paralegal عمر 46 سال بیعت 1993ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ Interest 5% پراپرٹی واقع Fontana اندازاً مالیتی 250000/- ڈالر سے 300000/- ڈالر تک۔ اس وقت مجھے مبلغ 6000/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عاصم احمد انصاری گواہ شد نمبر 1 محمد احمد چوہدری ولد غلام احمد چوہدری U.S.A گواہ شد نمبر 2

Mohammad.I.Jatalla S/O Nabi Bukash U.S.A

مسل نمبر 49633 میں سعادت لئیق

ولد لئیق احمد پیشہ انجینئر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 39000/- ڈالر سالانہ بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعادت لئیق گواہ شد نمبر 1 Alhaj D.W.Yaqool یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 Mirza Kclla Ahmad

مسل نمبر 49634 میں

Aftab Ahmad Lubis

S/O Sharif Ahmad Lubis

پیشہ انجینئر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4770/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Aftab Ahmad Lubis گواہ شد نمبر 1 منور ملک یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 منیر احمد باجوہ یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49635 میں طاہر احمد ملک

ولد مبارک احمد قوم پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی پراپرٹی واقع امریکہ مالیتی 150000/- ڈالر کا 1/2 حصہ۔ بینک قرض 130000/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ملک گواہ شد نمبر 1 منور ملک ولد ملک مبارک احمد گواہ شد نمبر 2 منیر احمد باجوہ ولد ظہور احمد باجوہ یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49636 میں انور احمد پراچہ

ولد مبارک احمد پراچہ قوم پراچہ پیشہ انجینئر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی پراپرٹی واقع یو۔ ایس۔ اے مالیتی 258000/- ڈالر کا 1/2 حصہ بینک قرض 232000/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 6432.80/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انور احمد پراچہ گواہ شد نمبر 1 منور ملک یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد بشیر احمد یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49637 میں صدف نور خان

زوجہ نصیر نور پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 15 تولہ مالیتی اندازاً 2000/- ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند 15000/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 250/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صدف نور خان گواہ شد نمبر 1 نصیر نور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2

Mohammad I. Jattala S/O Ch Nabi Baksh U.S.A

مسل نمبر 49638 میں درثمین احمد

زوجہ خرم فواد احمد پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی جیولری مالیتی 6000/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 250/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ درثمین احمد گواہ شد نمبر 1 مرزا فاتح الدین احمد ولد مرزا ادریس احمد یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 محی الدین جواد احمد ولد محمد منیر احمد یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49639 میں جری اللہ خان

ولد مطیع اللہ خان پیشہ فزیشن عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی پراپرٹی واقع یو۔ ایس۔ اے مالیتی 290000/- ڈالر کا 1/2 حصہ بینک قرض 275000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ 7200/- ڈالر ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جری اللہ خان گواہ شد نمبر 1 Aftab Lubis یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 منور ملک یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49640 میں عطیہ الزبتھ چوہدری

زوجہ مونس احمد چوہدری پیشہ ٹیچر عمر 38 سال بیعت 1994ء ساکن یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ 10000/- ڈالر۔ 2۔ طلائی زیورات۔ ڈائمنڈ زیورات مالیتی 14980/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ 2274.83/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ الزبتھ چوہدری گواہ شد نمبر 1 Mohammad .I.Jatalla یو۔ ایس۔ اے گواہ شد نمبر 2 مونس احمد چوہدری یو۔ ایس۔ اے

مسل نمبر 49641 میں

Lilies Aisyah W/O Muhtar Kamil

پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 10 گرام زیور طلائی مالیتی 1500000/- روپے۔ 2۔ مکان واقع انڈونیشیا کا 40% حصہ مالیتی 32000000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500.000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Lilies Aisyah گواہ شد نمبر 1

Malik Ahmad S/O Mouhamad Bakri

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Muhtar Kamip خاوند موصیہ

مسل نمبر 49642 میں

Nasiruddin Ahmadi

S/O Sukman Ahmadi

پیشہ مشنری عمر 36 سال بیعت 1988ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-1-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار بصورت مشنری الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Nasiruddin Ahmadi گواہ شد نمبر 1 Bashari Tarmudi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ruhdiyat Ayubi Ahmad انڈونیشیا

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور ایسی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہوں گے۔"

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے انٹری ٹیسٹ

روزنامہ الفضل میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی نرسنگ اپرنٹس شپ کلاس کیلئے درخواستوں کا اعلان چھپا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں طاہر انسٹیٹیوٹ نرسنگ کلاس کا انٹری ٹیسٹ (انگلش کا) مورخہ 8۔اگست 2005ء کو ہو رہا ہے جو طلباء/طالبات نرسنگ کلاس میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ مورخہ 8۔اگست کو صبح 7:30 بجے فضل عمر ہسپتال میں تشریف لائیں۔ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء/طالبات کا انٹرویو مورخہ 9۔اگست کو ہوگا۔" (ایڈمنسٹریٹر)

نمایاں کامیابی

مکرم طارق سعید صاحب استاد جامعہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی طاہرہ سعید صاحبہ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ نے فیصل آباد بورڈ کے تحت میٹرک کے امتحان میں (A+) 756/850 نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ربوہ کے پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت

ربوہ کے پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ مقاطعہ گیر سودے کی تکمیل کی کارروائی خود کروائے اور اگر مختار نامہ کی ضرورت ٹھہرے تو لازم ہوگا کہ مختار نامہ دینے سے پہلے دفتر کمیٹی آبادی سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد مختار نامہ تیار کروائے۔ بصورت دیگر مختار نامہ کے ذریعہ دفتر ہذا میں کارروائی نہ ہوگی۔ نیز ضروری ہوگا کہ مختار نامہ کی اجازت ملنے کے دو ماہ کے اندر انتقال کی کارروائی مختار نامہ کے ذریعہ مکمل کی جائے اس مدت کے گزرنے کے بعد مختار نامہ کا اجازت نامہ منسوخ متصور ہوگا۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد عباسی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم مظفر حسین عباسی صاحب سابق انسپکٹر مال آمد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 15 جولائی 2005ء بعمر 84 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کو 23 سال تک انسپکٹر مال آمد کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں مکرم انور حسین عباسی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح غربی ربوہ، مکرم صفدر حسین عباسی صاحب لندن، مکرم منور احمد عباسی صاحب لاہور، مکرم مبشر احمد عباسی صاحب جرمنی، خاکسار محمود احمد عباسی ربوہ اور مکرم مسعود احمد عباسی صاحب بھائی پھیرو شامل ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کرامت احمد ظفر صاحب

حکیم عبدالواحد صاحب کی یاد میں

خاکسار کے خسر محترم حکیم عبدالواحد صاحب ابن میاں رحمت اللہ صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ مورخہ 11 جولائی بروز سوموار بعمر 87 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ محترم حکیم عبدالواحد صاحب مرحوم نہایت سادگی پسند اور خوش اخلاق اور خادمانہ مزاج کے مالک، ملنسار وجود تھے۔ ہر ضرورت مند جو آپ کے پاس آتا حتی المقدور اس کیلئے پیش پیش ہو کر، بشاشت کے ساتھ اس کے کام آتے اور مدد کرتے۔ کمزوروں اور غرباء کیلئے اپنے دل میں ایک خاص شفقت کا جذبہ رکھتے تھے جو ان کی عملی زندگی میں نمایاں نظر آتا تھا۔

آپ مورخہ یکم جنوری 1918ء کو ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ 1939ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بیعت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور 1944ء میں فاضل کا امتحان پاس کر کے خود کو وقف کیلئے پیش کر دیا اور قادیان جا کر دو سال تک معلم کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور معلم اور اس کے بعد نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں دیر تک بطور اکاؤنٹنٹ خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ سے آپ کو والہانہ لگاؤ تھا اور اس کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

مرحوم کی نیک سیرت میں ایک خوبصورت وصف یہ بھی تھا کہ بیماری اور بڑھاپے کے باوجود آخر عمر تک باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ قرآن کریم سے عشق کی حد تک لگاؤ کے ساتھ اس کا بغور مطالعہ کرنا، نئے نئے نکات معلوم کرنے کی جستجو اور تلاوت قرآن کرتے رہنا ان کا عمر بھر شغف رہا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ از خود بعض بچوں کو قرآن پڑھاتے رہے اور مختلف جماعتی خدمات بھی بجا لاتے رہے۔

آپ کو اللہ کے فضل سے بیعت کے فوراً بعد نظام وصیت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا اور تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔

مرحوم نے اپنی بیوہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عبداللہ حد بشارت صاحب لاہور اور چار بیٹیاں محترمہ امۃ المنان صاحبہ اہلیہ شیخ محمد ارشد صاحب ربوہ، محترمہ امۃ الواسع صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد شاہد صاحب کینیڈا، محترمہ امۃ النور شگفتہ صاحبہ اہلیہ خاکسار کرامت احمد ظفر ربوہ اور محترمہ فوزیہ انجم صاحبہ اہلیہ مکرم انور علی صاحب ربوہ اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم کی ایک بیٹی محترمہ امۃ السلام صاحبہ (خانیوال) مرحوم کی زندگی میں خدا کو پیاری ہو گئیں اور یہ صدمہ بھی مرحوم نے بڑے حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا۔

آپ کے ایک نواسے مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کے ساتھ، جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے تمام ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

معاہدہ لوزین

24 جولائی 1923ء کو یہ معاہدہ ہوا۔ معاہدہ لوزین کے فریقین کے ایک جانب ترکی اور دوسری جانب یونان، برطانیہ، فرانس، اٹلی، جاپان، رومانیہ اور ریاست سرب، کروٹ سلووین شامل تھیں۔ ترکی کی جانب سے وزیر خارجہ عصمت پاشا نے مذاکرات میں شرکت کی۔ کل پانچ حصوں پر مشتمل 145 دفعات نوئے فی صد جانب داری کی غمازی کر رہی تھیں۔ معاہدے کی رو سے میسوپوٹیمیا (موجودہ عراق) اور فلسطین مکمل طور پر برطانوی انقلاب میں دیے گئے۔ شام کو ترکی سے آزاد کر کے فرانس کی عارضی تحویل میں دیا گیا۔ بقیہ تمام عرب علاقوں کو خود مختاری دے دی گئی۔ یورپ میں ترکی کے تمام مقبوضات ماسوائے تھریس، اس سے واپس لے لئے گئے۔ بحیرہ ایجین کے جزائر یونان کو مکمل طور پر دے دیے گئے۔ لیبیا، مصر اور سوڈان کی سیاست سے ترکی دست بردار ہو گیا۔ قبرص کا علاقہ برطانیہ کو مل گیا۔ درہ دانیال، بحیرہ مامورہ اور باسفورس تمام اقوام کے لئے کھول دیے گئے۔ (واضح رہے کہ یونان کے حوالے سے ترکی کی یہ دوسری فتح تھی، اس سے قبل ترکی "تیس روزہ جنگ" میں بھی فاتح تھا، لیکن دونوں جنگوں کے بعد حالات کی ستم ظریفی تھی کہ فاتح (ترکی) کو بین الاقوامی دباؤ کے تحت گھٹنے ٹیکنے پڑے)

ان تمام شرائط کے باوجود ویسٹرن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈیوڈ ڈبلیو گلر اپنی مشہور زمانہ کتاب "جنگ، امن اور بین الاقوامی تعلقات" میں رقم طراز ہیں کہ اس معاہدے میں ترکی کے ساتھ سخت پالیسی نہیں اپنائی گئی تھی۔ یعنی یہ معاہدہ ڈنڈے کے زور پر نہیں ہوا"۔

درحقیقت امن بحال کرنے کے ان تمام عہد ناموں میں ہارنے والوں (محوری طاقتوں) سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا گیا تھا۔ ان کی تباہ شدہ جائیدادیں آپس میں تقسیم کر لی گئی تھیں اور ان کی عزت نفس کو اس قدر مجروح کیا گیا بلکہ انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ مظالم کا جواب اپنی قوم پرستی اور اپنے بجٹ سے دوبارہ متحد کرنے کی صورت میں دیں۔

خبریں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

☆ میٹرک کا رزلٹ آچکا ہے اس لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند طلباء اپنے رزلٹ کی اطلاع فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید کو دیں۔

☆ جو طالب علم جامعہ احمدیہ کے داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل مقررہ بنیادی معیار پر پورا اترتے ہوں وہ وکالت دیوان کی طرف سے کسی مزید چٹھی کا انتظار نہ کریں بلکہ انٹرویو کیلئے مورخہ 8/اگست 2005ء صبح 7:00 بجے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں اور سکول/کالج کے سرٹیفکیٹ/سند کی تصدیق شدہ کاپی ساتھ لائیں اور جو طلباء بنیادی معیار پر پورا نہ اترتے ہوں وہ تشریف نہ لائیں۔

اگر کسی قسم کی وضاحت درکار ہو تو ان فون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں

(047-6213563) (0300-7700328)

نوٹ : تحریری ٹیسٹ، انٹرویوز اور تفصیلی طبی معائنہ 8۔اگست سے 31۔اگست تک مکمل ہوگا اور یکم ستمبر سے پڑھائی شروع ہو جائے گی۔

اخراجات : داخلہ کی سفارش کے بعد طبی معائنہ کے اخراجات قریباً =/900 روپے ہونگے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کا مخصوص لباس (یونیفارم) خود خریدنا ہوگا اور 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو دینی ہونگی۔

زر ضمانت لائبریری اور کتب انگلش کیلئے -/100 روپے، چارپائی، چادر، تکیہ میز پوش کیلئے -/800 روپے ادا کرنے ہونگے۔ ہوسٹل کا خرچ کم و بیش -/700 روپے ماہوار ہوگا۔

وظیفہ : ہوسٹل میں رہنے والے طالب علم کو 1350 روپے اور ہوسٹل سے باہر گھر پر رہنے والے طالب علم کو 700 روپے ماہوار وظیفہ منظوری کے بعد ملے گا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے بنیادی معیار

☆ میٹرک میں کم از کم B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدواروں کی میٹرک یا ایف اے/ایف ایس سی میں سے کسی ایک میں B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال اور ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدواروں کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں نارووال ضلع کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مجلس عمل کی احتجاجی تحریک سے خوفزدہ نہیں

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف اقدامات کسی کے دباؤ میں آ کر نہیں اٹھا رہے بلکہ اپنے بہترین ملکی مفاد، ملکی سیکیورٹی اور امن وامان کو بہتر بنانے کیلئے کر رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ملکی مفاد میں فیصلے کرتے رہیں گے انہوں نے کہا ہمیں اسلام کے حقیقی تشخص کو اجاگر کرنا اور اس کے خلاف منفی مہم کا جواب دینا ہوگا، اسلام پر کبھی کمپرومائز نہیں کرینگے۔ انہوں نے مزید کہا ہم مجلس عمل کی احتجاجی تحریک سے خوفزدہ نہیں ہیں۔

پاکستان کی معاشی وسیکیورٹی امداد جاری رکھی جائے گی

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے صدر جنرل مشرف کو ٹیلی فون کیا اور ان کے ساتھ دوطرفہ تعلقات اور اہم علاقائی اور عالمی امور پر تفصیل سے تبادلہ خیالات کیا دفتر خارجہ کے ذرائع نے بتایا کہ امریکی صدر نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ تعاون کے سمجھوتوں کے پس منظر میں پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا پاکستان کی معاشی و سیکیورٹی امداد بھی جاری رکھی جائے گی۔ فون پر گفتگو میں دہشت گردی کے خلاف جنگ، انتہا پسندی کے خلاف مہم اور پاکستان بھارت امن عمل پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔

مدارس میں دہشت گردی کی تربیت برداشت نہیں

صحافیوں کے ورثاء کو چیک دینے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ بھارتی قیادت کی طرف سے پاکستان پر عائد کئے جانے والے الزامات کے باوجود جامع مذاکرات کا عمل آگے بڑھایا جائے گا۔ دہشت گردی کے خلاف اقدامات ملک کے وسیع تر مفاد میں کئے جارہے ہیں۔ مدارس میں دہشت گردی کی تربیت برداشت نہیں کرینگے۔

بارشوں سے مرنے والی تعداد آٹھ سو ہوگئی

بھارتی ریاست مہاراشٹر میں شدید بارشوں اور سیلاب سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 800 ہوگئی ہے صرف ممبئی میں ہلاکتوں کی تعداد 200 سے زائد ہے مہاراشٹر میں اب تک 94 سینٹی میٹر بارش ہو چکی ہے ریاست کا دوسرے صوبوں سے رابطہ کٹ گیا ہے ممبئی میں لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ وزیراعظم بھارت نے وزیراعلیٰ کے ساتھ متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔

بگلیہار ڈیم کی تعمیر جاری رکھنے کا اعلان

بھارت نے پاکستان کے اعتراضات کے باوجود مقبوضہ کشمیر میں متنازعہ بگلیہار ڈیم کی تعمیر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستانی وفد اس ڈیم کے معائنہ کے بعد وطن واپس روانہ ہو گیا۔ وفد کے معائنہ کے بعد بھی پاکستان کے اعتراضات برقرار ہیں۔

ڈالر کے نرخ فکس ہوگئے

سٹیٹ بینک نے ڈالر کا ریٹ فکس کر دیا ہے تاکہ روپے کو مستحکم رکھا جا سکے اور بیرون ملک مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں داخلے کی آڑ میں منی لانڈرنگ نہ کی جا سکے۔ ایک ڈالر 60.40 روپے کا ہوگا۔ خرید اور فروخت میں 10 پیسے کا فرق ہوگا۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جولائی 2005ء مبلغ (-/104) روپے صرف ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جولائی 2005ء

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:09

یتامیٰ کی خبر گیری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

کاٹن اور لان کڑھائیوں پر زبردست سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون 047-6212310

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

پریمیئر ایکسچینج کمپنی، بی، پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
بوٹا مارکیٹ نزد نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)
فون: 04524-212974-215068

خوشخبری
اب کراچی میں ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ کی مفید مجرب ادویات آپ کو مل سکتی ہیں
ایڈریس: عطاء الرحمٰن F 64/1 مارٹن کوارٹر نزد بیت الحمد مارٹن روڈ (جمشید روڈ) کراچی
فون 021-4122323

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
نیشنل الیکٹرونکس
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ انڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

C.P.L 29-FD